السبعین

فی

فضائلِ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل ومناقب پر ایک مستند تحقیقی کتاب



تصنیف

سلطان الاصفیا تاج الاولیا فخر السادات

سید امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری



مطبوعات لوح وقلم ۰ لاہور

السبعین

فضائلِ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب پر ایک مستند تحقیقی کتاب

تصنیف

سلطان الاصفیا تاج الاولیا فخر سید السادات

سید امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۷۸۶ ھجری

ترجمہ

سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری



مطبوعات لوح و قلم ○ لاہور

نام کتاب : السبعین فی الفضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مصنف : امیر کبیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : سیّد وقار علی حیدر نوشاہی قادری

ناشر : لوح و قلم لاہور

طابع : ایس پنجاب پرنٹرز، لاہور۔

سال اشاعت : ۱۴۳۲ھ ـــــ ۲۰۱۱ء

قیمت :

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف گنج بخش روڈ، لاہور۔

واحدِ تقسیم کار: "المعارف" ٥ گنج بخش روڈ، لاہور

فہرست

٢٧٧/ ١٤۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی ﷺ مجھ سے اور میں علی ﷺ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی ﷺ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔''

هدیہ تحسین

نجیب احمد قُریشی بن الحاج محمد ارشد قُریشی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۶۴ تا ۱۹۸۶

بانی و منتظم ادارہ لوح و قلم

انتہائی راست گو پاکباز بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک صالح نوجوان تھے۔ ۱۲ نومبر ۱۹۶۴ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۶ء کو لاہور سے اسلام آباد جاتے ہوئے سوہاوہ کے قریب ایک حادثہ میں زخمی ہوئے اور ۷/ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی صبح میو ہسپتال لاہور میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ باغ گل بیگم (قبرستان میانی صاحب) لاہور میں آسودہ لحد ہیں۔

"نجیب بندہ غفار" / ۱۴۰۷ھ تاریخ وصال ہے

علم دوست اور بزرگان دین سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ادارہ لوح و قلم کے روح رواں تھے، اس علمی ادارے کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کی اور اِس جدوجہد میں اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کی۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

ادارہ لوح و قلم کا یہ دوبارہ سلسلہ اشاعت انہی کی یادوں سے وابستہ اور انہی کی کاوشوں کا مرہونِ منت ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میزانِ حروف

شاہ ہمدان حضرت سیدنا امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار امت کے کبار اولیاء کاملین میں ہوتا ہے۔ آپ ساداتِ فاطمیہ کی شاخ حسینیہ کے چشم و چراغ ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری کے آغاز میں شہر ہمدان میں طلوعِ اجلال فرمایا۔ گویا علم ومعرفت کی کان میں ولادت باسعادت ہوئی۔ تقویٰ وطہارت خاندانی نجابت و سیادت، دین سے قلبی و عملی رغبت ونسبت کے ساتھ ساتھ قدرت نے عظیم مجتہدانہ بصیرت ومجددانہ صلاحیتوں سے سرفراز فرما دیا اور آپ اپنے عہد میں علما و اصفیاء شوافع میں روشن آفتاب کی طرح جگمگائے۔ وادیٔ کشمیر میں اولیائے امت کے سرخیل و سرتاج کی حیثیت سے آپ کا تعارف ساری دنیا میں بڑی بھرپور قوت کے ساتھ موجود ہے۔ عملیات کی دنیا میں آپ کے مسلمہ مجربات سے ہر کوئی استفادہ کر رہا ہے۔ صرف اورادِ فتحیہ شریف کا جواب نہیں جو کہ مشائخ عظام کے اوراد و وظائف کا حصہ ہے۔ علم وتحقیق کے جہان میں آپ کا اسمِ مبارک ہی سند کا درجہ رکھتا ہے جبکہ مقامِ ولایت اور صدورِ کرامات کے باب میں آپ کی حیثیت مسلمہ ہے۔ گویا آپ ایک ایسی ہشت پہلو شخصیت کے مالک ہیں کہ جو ہر طرف سے روشن، منور، بے مثل اور عظیم ہے۔

آپ کے تبرکاتِ طیبہ اور نوادرات مبارکہ میں ایک سے بڑھ کر ایک کتاب موجود ہے۔ زیرِ نظر ''السبعین فی فضائل امیر المومنین'' انہی جگمگ جگمگ

کتابوں میں سے ایک ہے جو احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ اور یہ حضرت امام جلال الدین سیوطی قدسی سرہٗ کی ''احیاء المیت بفضائل اہل بیت'' ایک ہی طرز پر مرتب کی گئی روح پرور کتابیں ہیں جن کی وساطت سے اس عہدِ پُر آشوب میں قاری ''صحبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' سے اکتساب فیض کرتا ہے۔ ارشاداتِ نبوت سے شناسائی و آگاہی اور پھر مولائے مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور اہل بیت نبوت کی عظمت و تکریم سے اپنے ویرانۂ دل کو آباد کر لیتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اکابر اہل سنت میں ان کے علاوہ حضرت امام نسائی کی خصائص علی، حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی برکات آل رسول، ابن حجر ہیتمی کی الصواعق المحرقہ، امام نور الدین کی جواہر العقدین فی فضل الشرفین، محبّ الدین طبری کی ذخائر العقبیٰ، الشیخ مومن بن حسن شافعی کی نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، حافظ ابو محمد عبد العزیز بن الاخضر کی معالم العترۃِ النبویہ، شیخ الدکتور محمد عبدہ یمانی، کی اعلموا اولادکم محبت آلِ بیتِ نبی، قاضی ہدایت اللہ مٹیاری کی کواکب السعادات فی مناقب السادات اور حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی کی الکلام المقبول فی طہارت نسب رسول سمیت سینکڑوں کتابیں ایسی ہیں جو زیر مطالعہ رہنی چاہئیں۔ میں اپنے بزرگ کرم فرما شفیق دوست حضرت پیر طریقت سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری دامت برکاتہم العالیہ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس سلسلۂ نور میں مزید یہ اضافہ فرمایا کہ سیدنا امام کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کو اردو خوان طبقہ کی تفہیم کے قابل بنا کر بطریقِ احسن پیش فرما دیا۔ واضح رہے کہ قائد اہل سنت حضرت شیخ الاسلام مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ وادیٔ کشمیر کو روافض کے جراثیم سے پاک رکھنے کے لئے حضرت شاہِ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مخدوم و

محترم حضرت پیر سید وقار علی حیدر شاہ ہمدانی نے قائد اہلسنت کے اس ارشاد کی تعمیل میں قدم آگے بڑھایا ہے۔ یقیناً یہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ جس کی جزا انہیں یوم حشر اللہ رب العزت اپنی بارگاہ سے عطا فرمائے گا۔

کتاب کی عمدگی و نفاست، موضوع کی لطافت و پاکیزگی، مرتب کا منصب و مقام تو کسی غیر کے ذکر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا مگر فاضل مترجم نے جہاں کہیں مولائے مرتضٰی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی محبت میں سرشار اور وارفتہ ہو کر فریقِ مخالف کے لئے جلال و بریت کا اظہار فرمایا ہے میرا خیال ہے وہ روحانی طور پر فیضانِ حیدرِ کرار بھی ہے اور خاندانی و نسبی اثرات کا ثمر بھی۔ تاہم دلائل کی زبان میں تاثیر زیادہ ہے اور یہی حکمت کے تقاضوں کی متقاضی روش ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ جی کو اس کارِ خیر کی بہتر جزا عطا فرما کر ان کے ذریعے سے حضرت شاہِ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کو مخلوق میں جاری وساری فرمائے اور اس عملی کام کو قبولیت و مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین

گدائے کوچہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ
محمد محبوب الرسول قادری
ایڈیٹر: سوئے حجاز لاہور
چیف ایڈیٹر: انوار رضا، جوہر آباد
نذیل: جامعہ اسلامیہ لاہور

۶-اکتوبر ۲۰۱۰ء

0300/0321-9429027
mahboobqadri787@gmail.com

١٩٧ / ٤٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَنَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ: اَلإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سخنان چند

فقیر زیر نظر موضوع کلام کی وضاحت کرتا ہے بعض شیعہ حضرات یہ بات ذہن نشین رکھتے ہیں کہ خدانخواستہ اہل سنت کا مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہٗ سے کوئی تعلق نہیں، اہل سنت مولائے کائنات کی فضیلتوں کے قائل نہیں۔ انہیں صرف زبانی کلامی محبت ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں، سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کا عزت و احترام کرنا شیعہ ہی کا خاصہ ہے۔ اہلسنت اس سے محروم ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان امور کی تحقیق ہم پر لازم ہے اور اگر ہم تحقیق کر چکے ہیں تو اس کی تفصیل سے ہمیں شیعہ امامیہ کو آگاہ کرنا چاہیے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ ناصبی یا خارجی کسی خاص گروہ کو ہی مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بغض وعناد ہو یہ طبقہ فضائل علی کرم اللہ وجہہٗ کا منکر ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عداوت کے باوجود اپنے آپ کو پکا اہلسنت مشہور کرتا ہو، مقام صحیح فضائل مولائے علی کرم اللہ وجہہ کے باب میں ہے کہ مذہب اہل سنت کو ہی ایک خاص روحانی معشوقی محبوبی کی حیثیت حاصل ہے۔ ہم اس مسلمہ نظریہ کے تحت اُن شیعہ حضرات کے نقطہ نگاہ کو غلط قرار دیتے ہیں جن کے نزدیک اہلسنت مولائے علی کرم اللہ وجہہ کی محبت کے قائل نہیں۔

عترت اہل بیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام عالی اہلسنت نے سمجھا اور تسلیم کیا ہے اور اپنے حسن اعتقاد کی بنیاد محبت علی کرم اللہ وجہہ پر رکھی انہی مخلصین عباد اللہ صالحین کا حصہ تھی جنہیں معرفت علی میں ازل سے حصہ

ارزانی ہو چکا تھا۔ ان نے ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو کامل یقین کے ساتھ مانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا اور ان اولیائے حق و اصفیائے مطلق نے معرفت حقیقی کے بعد سنت کی پیروی کی اور فی الحقیقت اہل سنت کہلائے اور ناممکن ہے کہ نام نہاد شیعہ ان اولیائے کاملین کی حقیقت تک پہنچ سکیں۔ ان بزرگان دین نے ذریت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج حقیقی کو سمجھا اور جن لفظوں میں اسے ظاہر کیا وہ ظاہر بادشاہان باطن کے رموز کو کب سمجھ سکتے ہیں۔

بعض شیعہ رافضی کی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے وجہ عناد ان کی کتاب غنیۃ الطالبین ہے کہ اس میں سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کے مناقب نہیں لکھے۔ کتنا بڑا تعصب ہے کبھی شیعہ رافضی نے سلطان الاصفیاء جناب غوث الاعظم کی کتاب پڑھی ہی نہیں۔ غنیۃ الطالبین، ص ۵۸۵ مطبوعہ پر حدیث۔

اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصَرٍ عَنْ وَالِدِہٖ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھَبَطَ عَلٰی قَبْرِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ اُصِیْبَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَبْکُوْنَ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

ہم کو خبر دی ابونصر نے اپنے والد سے اپنی اسناد سے ابو اُسامہ سے اس نے حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے روضہ منورہ پر جس دن وہ شہید ہوئے ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے جو امام رضی اللہ عنہ پر قیامت کے دن تک برابر گریہ کرتے رہیں گے۔

اس حدیث کو پڑھ کر ایک شیعہ رافضی مولوی ابوالبشیر مولانا سید عنایت

علی شاہ عنایت النقوی البخاری مدیر دُرِ نجف اپنے رسالہ الحق مع علی کے صفحہ نمبر ۱۶۶ پر لکھتا ہے۔

کہ مسلک حضرت سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ کے تقاضا کے مطابق خواہ کچھ ہے صحیح النسب سادات بنی فاطمہ ہونے کی وجہ سے سُنیت کو ترک نہیں فرما سکتے بہرحال قوم شیعہ کے افراد کا یہ رویہ کس قدر افسوس ناک ہوگا یہ ایک علیحدہ طعن اور نواصب کو پروپیگنڈہ کا تائیدی سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ آجکل بھی کچھ مولوی حضرات خارجیت اور ناصبیت سے متاثر ہوکر مسلک اہلسنت کے روپ میں مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ بغض و عناد میں مبتلا نظر آرہے ہیں۔ جیسا کہ آجکل ''ضرب حیدری'' کے مؤلف پیر غلام رسول قاسمی نامی کوئی شخص ہے جس نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر صراحتاً مولائے کائنات امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے مسلمہ خصائص تک کا انکار کیا اور ظاہری طور پر شیخین کی محبت کا جعلی لبادہ اوڑھ کر بغض علی میں مبتلا ہو گئے نتیجتاً اہلسنت کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ فقیر خراج تحسین پیش کرتا ہے جناب علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری اور جناب ملک محبوب الرسول قادری کو، جنہوں نے اس خارجی ناصبی ترجمان کا بروقت تعاقب کیا اور رسالہ سوئے حجاز میں ''ضرب حیدری'' کا رد کیا اور مسلک اہلسنت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے اکابر اہلسنت اصفیاء کرام کا جو مولائے کائنات کے بارے میں عقیدہ ہے اس کی خوب وضاحت کی ہے۔ یوں تو مؤلف ضرب حیدری قاسمی نے اپنی کتاب کے سرے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قول تو لکھ دیا۔

لَا اَجِدُ اَحَدًا فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ۔

میں جسے پاؤں گا کہ وہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) دُرّے ماروں گا۔

مولوی غلام رسول قاسمی سے جواب کا طلب گار ہوں جن صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فضیلت دی ہے اور افضل مانا ہے ان کو مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے ۸۰ دُرّے مارے ہیں یا کہ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کسی بھی خارجی ناصبی کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا۔ قاضی ابوبکر بن طیب باقلانی متوفی ۴۰۳ھ اپنی کتاب مناقب ائمہ اربعہ صفحہ نمبر ۲۹۲ پر رقمطراز ہیں۔

القول بتفضيل علی رضوان الله عليه مشهور عند كثير من الصحابة كالذی يروی عن عبدالله بن عباس و حذيفه بن اليمان و عمار بن ياسر و جابر بن عبدالله وابو الهيثم بن تيهان وغيرهم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی افضلیت بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک مشہور ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس و حذیفہ بن الیمان و حضرت عمار بن یاسر حضرت جابر بن عبداللہ ابوالہیثم بن تیہان وغیرہ۔

اور اس قول کے بارے میں آپ کا خیال ہے۔ کیا یہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں نہیں ہوئے؟ کیا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو ان کے عقیدے کا پتہ نہیں تھا؟ اگر پتہ تھا یہ صحابہ مجھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں۔ تو کیا مولا علی کرم اللہ

وجہہ نے ان کو ۸۰ کوڑے مارے ہیں کوئی ثبوت آپ کے پاس ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی کتاب تدریب الراوی فی شرح تقرایب النواوی میں لکھتے ہیں۔ حکی الخطابی عن بعض مشاخه انه قال ابوبکر خیر وعلی افضل کہا خطابی نے بعض مشائخ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خیر پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل تھے۔

حافظ ابن عبدالبر المری القرطبی المالکی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لکھتے ہیں۔

راوی عن سلمان وابی ذروالمقداد و جناب و جابر وابی سعید وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم و فضله هُو لاعلی غیره۔

خارجی فکر کے ترجمان اور قاسمی صاحب ذرہ اس قول کو بھی پڑھیں۔

الاستیعاب فی معرفة الاصحاب میں حضرت عبدالرزاق علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عمر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے تو میں اس کو منع نہیں کرتا اور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے تو بھی میں اس کو منع نہیں کرتا اگر وہ ان دونوں سے محبت رکھے پس عبدالرزاق کہتا ہے کہ میں نے اس بات کو وکیع رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کیا ان کو یہ بات بہت پسند آئی۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی کتاب تاریخ بغداد میں قاضی شریک کے ترجمہ میں لکھتے ہیں قاضی شریک ایک دفعہ خلیفہ مہدی عباسی کے پاس گئے مہدی نے ان سے کہا کہ تم حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے حق

میں کیا کہتے ہو؟ شریک نے کہا کہ جو بات تیرے اجداد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کے حق میں کہتے تھے وہی بات میں بھی کہتا ہوں۔ مہدی نے کہا کیا وہ کہتے تھے؟ شریک نے کہا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مرنے تک یہی اعتقاد تھا کہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو عبادات میں جو مشکلیں پیش آتی تھیں وہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کرتے تھے اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی کسی بات میں صحابہ سے پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

امام بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ اپنی کتاب الاصحابہ فی تمیز الصحابہ ج ۷، صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں:

قال صالح ابن احمد بن حنبل عن ابیه ابی الطفیل مکی ثقة قال البغاری فی التاریخ الصغیر عن ابی الطفیل قال او دکت ثمان سنین عن حیاة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابوعمر کان یعترف بفضل ابی بکر و عمر لکنه یقدم علیاً۔

حضرت صالح بن احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد سے روایت کیا حضرت ابو لطفیل رضی اللہ عنہ مکی ثقہ ہیں اور امام بخاری تے تاریخ صغیر میں لکھا ہے حضرت ابو لطفیل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کے آٹھ سال پائے حضرت ابوعمر نے کہا حضرت ابو لطفیل، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے فضل وشرف کے قائل تھے مگر وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان سے افضل سمجھتے تھے۔ اب بتائے خارجی ناصبی گروہ

اور عصرِ حاضر میں ان کا گرو کہ جناب حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جو حضرات شیخین کے فضل و شرف کے قائل تھے مگر وہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو افضل سمجھتے تھے۔ آپ نے جو اپنی نام نہاد "ضرب حیدری" کے ماتھے پر روایت لکھی ہے۔ اس روایت کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ صحابی رسول کو کوڑے کیوں نہیں مارے جبکہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے کے قائل نظر آتے ہیں۔

ابن عساکر شافعی اپنی کتاب تاریخ مدینہ و دمشق میں ج ۴۲ ص ۳۷۱ فرماتے ہیں کہ بینہ کی آیت نمبر ۱۶ فضیلت جناب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نازل ہوئی تھی اس لئے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تو صحابہ کرام کہتے۔ جاء خیر البریۃ۔ سب مخلوق میں سے افضل آ گیا ہے۔

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی خیر البریہ۔ (درمنشور علامہ جلال الدین سیوطی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب مخلوق سے افضل ہیں۔ اس روایت کو ابن عدی نے اپنی کامل ج ۱، ص ۱۷۰ میں روایت کیا ہے۔

عن ابی حذیفہ بن الیمان قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی خیر البشر من ابی فقد کفر۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب انسانوں سے افضل ہیں جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ اسی کتاب کی ج ۴۲

صفحہ ۳۷۳ پر ہے۔ عن جابر علی خیر البشر لا یشك فیه الامنافق۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب انسانوں سے افضل ہیں اس میں منافق کے بغیر کوئی شک نہیں کرتا۔ اسی صفحہ پر ابن عساکر رقمطراز ہیں عن جابر قال سئل عن علی فقال ذالك خیر البریة لایبغضه الا کافر۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اس حقیقت کو کافر کے سوا کوئی پسند نہیں کرتا۔ ارے خارجی فکر کے ترجمان! تو نے مولائے کائنات کا جو قول ’’ضرب حیدری‘‘ کے ماتھے پر لکھا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں کچھ ایسے رافضی لوگ تھے جو حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بغض رکھتے تھے، یہ قول ان کے لئے تھا۔ اور تو نے تو یہ قول صرف اس لئے لکھا ہے کہ سیدھے سادھے اہلسنت حضرات کو دھوکہ دے کر خارجیت ناصبیت کو فروغ دیا جائے۔ تُو نے تو اس قول کی آڑ میں سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے فضائل کا سیدھا سیدھا انکار کر دیا ہے۔ تجھ سے پھر وہی سوال کرتا ہوں کہ اگر کوئی حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل کہے تو ’’حضرت‘‘ اس کو اسی (۸۰) دُرّے کہاں مارے گئے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وہ اقوال ہم نے بیان کر دیئے ہیں جن میں واضح طور پر صحابہ کی ایک جماعت نے مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کو افضل کہا ہے اب ان کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ ان صحابہ نے تو مولائے کائنات کا زمانہ بھی پایا ہے تو نے کیا دیکھا؟ کسی ایک کی روایت دکھا دے کہ مولائے کائنات نے کسی کو افضلیتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے عقیدے کی پاداش میں کوڑے مارے ہوں۔

اب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تیرا کیا

خیال ہے؟ وہ اپنی کتاب ''اچھا عقیدہ ترجمہ حسن العقیدہ'' میں لکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے افضل ہیں بعد ان کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اس افضل ہونے میں یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اور لوگوں سے سب طرح افضل ہیں یہاں تک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم میں بھی کیونکہ ان امروں میں حضرت امیر یعنی سیدنا علی المرتضیٰ بیشک ان سے افضل ہیں۔

اب حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ''فتاویٰ عزیزیہ'' پر بھی غور کریں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ محققین نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد سیفی و سنانی میں اور فن قضا و کثرت، روایت حدیث میں اور علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ زوجیت کی قرابت ہے افضل ہیں اور ان وجوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفضیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ثابت ہے۔ نیز فتاویٰ عزیزیہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قطعی طور پر ان امور میں ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور ایسا ہی پہلے نماز بھی پڑھی۔

نیز فتاویٰ عزیزیہ میں ہے کہ اہل علم کا یہ کلام ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علم میں دوسرے صحابہ سے افضل تھے۔ اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خارجیت سے بچائے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اور حسن ظن نصیب فرمائے۔

ارے قاسمی! جیسے تو نے ضرب حیدری کے ماتھے پر مولائے علی رضی اللہ عنہ کا حسن ظن بیان کیا اسی طرح اگر تو اسی ضرب حیدری میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حسن ظن اور عقیدہ بیان کرتا تو ناصبیت خارجیت کے مضر ایمان اثرات سے بچ جاتا اور تجھے مولائے کائنات کا قرب بھی نصیب ہو جاتا مگر افسوس تو نے تو پوری کتاب

ہی بغضِ علی میں لکھ ماری ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عن ابو سعیدالخدری قال انا کنا لتصرف المنافقین نحن معشر الانصار ببغضهم علی بن ابی طالب۔ (رواه الترمذی) فی السنن کتاب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب علی بن ابی طالب، ۵/۶۳۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حسن ظن اور عقیدہ حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَاَیْتُ اَبَابَکْرٍ یُکْثِرُ النَّظْرَ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَتِ اَرَاکَ تُکْثِرُ النَّظْرَ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ فَقَالَ یَا بُنَیَّةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ۔ (رواه ابن عساکر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے پس میں نے ان سے پوچھا ابا جان کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے میری بیٹی میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (اخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۴۲/۳۵۵ والزمخشری فی متخصر کتاب الموافقة ۱۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظَرُ اِلَی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک، ۱۵۲/۳۔ الرقم ۴۶۸۲۔ والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۷۶/۱۵، ارقم ۱۰۰۰۶ والدیلمی عن معاذ بن جبل فی مسند الفردوس ۲۹۴/۴، ارقم ۶۸۶۵ وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ۵۸/۱۵۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظْرُ اِلَی عِبَادَۃٌ وَقَالَ الْحَاکِمُ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاَسْنَادُ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

اس حدیث کو امام الحاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے امام الحاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

عَنْ طَلِیْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ رَأَیْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ یَعِدُ النَّظْرَ اِلَی عَلِیٍّ فَقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ النَّظْرُ اِلَی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔

حضرت طلیق بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۸/۱۰۹، الرقم ۲۰۷ والہیثمی فی مجمع الزوائد ۹/۱۰۹)

فخر السالکین حضرت نور الدین جعفر بدخشی متوفی ۷۹۷ھ اپنی کتاب خلاصۃ المناقب میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

لواجتمع الخلائق علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ النار۔

اگر تمام مخلوق علی بن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ آتش دوزخ کو نہ بناتا۔ حضرت نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ ارشاد تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں مسلک اہل سنت حقہ کو بیان کرنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری

لاہور

احوال و آثار
حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں قدیم ترین ماخذ تین ہیں۔
(۱) ان کے مرید نورالدین جعفر بدخشی (م ۷۹۷ھ) کی تالیف خلاصۃ المناقب جو حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے صرف ایک سال بعد ۷۸۷ھ میں تالیف ہوئی۔ اس کے تینوں موجود مخطوطات کی نقل ڈاکٹر محمد ریاض اسلام آباد کے پاس موجود ہے۔ کتاب مستورات، منقب الجواہر جسے شیخ حیدر بدخشی نے نویں صدی ہجری کے اواخر میں لکھا ہے۔ مؤلف کے حالات زندگی دستیاب ہیں۔ اتنا معلوم ہے کہ وہ سید عبداللہ برزش آبادی مشہدی (۸۷۲ھ) کے مرید تھے۔ سید عبداللہ مشہدی خواجہ اسحاق علی ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ خواجہ اسحاق ختلانی، حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خلیفہ اور داماد تھے۔ روضات الجنات و جنات الجنان مؤلفہ حافظ حسین کربلائی تبریزی (م ۹۹۷ھ) جو دو جلدوں میں سے ایک چھپ چکی ہے اور دوسری جلد زیر طبع ہے۔ ڈاکٹر ریاض صاحب کے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں اس کتاب میں بہت سی ایسی محققانہ بحثیں ہیں جو خلاصۃ المناقب یا مستورات میں موجود نہیں ہیں۔ ان تین مآخذ کے مقابلے میں باقی ماندہ کتابیں ثانوی اہمیت کی حامل ہیں۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی ہے انہیں امیر یا امیر سید علی ہمدانی لکھا جاتا ہے۔ وادی جموں کشمیر میں غیر معمولی خدمات کی بناء پر آپ کو امیر کبیر علی

ثانی شاہ ہمدان اور حواری کشمیر کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا مولد ایران کا مشہور تاریخی شہر ہمدان ہے۔ اور تاریخ ولادت باسعادت متفق علیہ "نزہتہ الخواطر" ج ۲، ص: ۸۷، بروکلمان، ج ۲، ص: ۳۱۱، تاریخ ابن کثیر، ج ۲، ص: ۸۵، تحائف الابرار، ص: ۱۱، تذکرہ علمائے ہند، ص: ۱۴۸، قاموس الاعلام، ج ۵، ص: ۱۰۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، EI ج ۱، ص: ۳۹۲ کے مطابق آپ کی تاریخ ولادت، دوشنبہ، ۱۲ رجب المرجب ۷۱۴ھ بمطابق ۲۲-اکتوبر ۱۳۱۴ء ہے اور مادہ رحمۃ اللہ ہے جو کہ ابجد کی روح سے ۷۱۴ ہی ہوتا ہے۔ آپ کا بچپن اور جوانی ہمدان سمنان اور مزدقان میں بسر ہوا ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ سادات حسینی میں سے ہیں اور ان کا شجرہ نسب حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے۔

نسب:

سید علی ہمدانی بن سید شہاب الدین بن سید محمد بن سید علی حسن بن سید یوسف بن سید شرف بن سید محب اللہ بن سید محمد بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید علی حسن بن سید حسین بن سید جعفر الحجہ ہمدانی بن سید عبداللہ زاہد بن سید حسین اصغر بن سید امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین علیہ السلام بن سیدنا امیر المومنین علی علیہ السلام۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ حاکم ہمدان تھے ۔ والدہ گرامی کا نام سیدہ فاطمہ تھا مشہور عارف سید علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۳۶ھ) کی ہمشیرہ تھی۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے رشتے کے ماموں اور ان کے مُربی تھے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان بڑا معروف اور صاحب اقتدار رہا ہے۔ سادات علوی کو سلاطین سلجوقی نے بڑا اقتدار سونپ رکھا تھا۔ ان میں سے کئی افراد کا لقب علاء الدولہ تھا۔ البتہ سید علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

نے جب اقتدار ترک کر دیا اور راہ سلوک اختیار کی تو انہیں علاء الدین بھی لکھنے لگے تھے۔ علوی یا ہمدان میں سے حسنی حسینی سادات کے مقابلے میں زیادہ مقتدر تھے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے البتہ اپنے موروثی مال و منال اور جائیدادوں کو وقف فی سبیل اللہ کر دیا تھا۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کے مال و منال اور غلاموں کے بارے میں خلاصۃ المناقب میں متعدد اشارے ملتے ہیں مگر حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ذاتی طور پر کچھ بھی حاصل نہ کیا۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت:

حضرت سید امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا اور متداولہ علوم و فنون میں کمال پایا۔ ابھی بارہ سال سے کچھ کم عمر کے تھے کہ سید علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے ایک مرید خلیفہ اخی ابوالبرکات تقی الدین علی دوستی سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ کچھ عرصہ تربیت کرنے کے بعد اخی علی دوستی نے سید امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد شرف الدین محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ (حضرت شرف الدین مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ بھی سید علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے) اس طرح حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ وقت مزدقان میں گزرتا تھا۔ البتہ شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھی سمنان اور اپنے وطن ہمدان چلے جاتے تھے۔

حضرت نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ خلاصۃ المناقب میں لکھتے ہیں:

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات مرشدین خصوصاً شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت نیز اس دوران میں ان کی عبادات و ریاضات کے حیران کن واقعات نقل کیے ہیں۔ آپ نے اس دور میں جسمانی صحت کے کام بھی سرانجام دیئے۔ مثلاً سقائی یعنی لوگوں کو پانی پلانا، باغبانی یعنی مالیوں کا کام کرنا،

جاروب کش یعنی آستانہ عالیہ میں جھاڑو پھیرنا وغیرہ۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ شیخ اخی علی دوستی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں زدوکوب کی صعوبت بھی برضا الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت کی خاطر برداشت کی۔

آپ شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ واقع مزدقان میں محافل سماع میں عملاً شریک ہوتے تھے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ مرشد کریم کی زیر نگرانی مبتدیان تصوف کی خاطر سماع کے قائل تھے۔ اور اس ضمن میں ایک مرتبہ فرمایا سماع ازروئے شریعت بدعت ہے، اور ناپختہ افراد کے لئے تو بالکل ممنوع ہونا چاہیے البتہ مرشد کریم کی زیر ہدایت جو پختہ کار شدت جذبات سے مجبور ہوکر سماع کرنے لگیں اور اس سے عشق حقیقی کی آگ کو ہوا ملے تو ایسا سماع جائز ہے۔ یہ ایک بے اختیار عمل ہے جس کی خاطر کسی حجت و برہان کی ضرورت نہیں۔ شیخ سید علاء الدولہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ اخی علی دوستی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اور تربیت نے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو کندن بنا دیا تھا آپ تقریباً بیس برس کے تھے جب ۷۳۴ھ میں اخی علی دوستی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا، اس وقت شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دور دراز ممالک کی سیر و سیاحت کا حکم دیا۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے ان سفروں کا مقصد تبلیغی اور تربیتی تھا۔

تذکروں میں روایت ہے کہ جناب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے تمام دنیا کی تین بار سیاحت کی ہے۔ خود شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں نے تین بار مشرق سے مغرب تک سفر کیا، بحر و بر میں بے شمار عجائب دیکھے، ہر بار جس شہر اور سرزمین میں گیا وہاں نئی رسمیں اور عادتیں دیکھیں۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ طالبانِ حق کو جو اطراف دنیا میں ہیں رُشد و ہدایت کی تعلیم دوں کیونکہ اقامت میں اس قسم کا افاضہ و استفاضہ ممکن

نہیں۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ ۷۵۳ھ تک سفر میں رہے اس سال اپنے وطن ہمدان لوٹے اور چالیس سال کی عمر میں شادی کی۔ آپ مشکلات راہ کو برداشت کرتے ہوئے شبانہ روز چلتے رہے ان کا توقف اضطراری ہوتا تھا جس میں وہ آرام یا وعظ فرماتے تھے۔ اس وقت کے ایران کے متعدد شہروں مثلاً رے، بلخ، بخارا، بدخشاں، ختلان، موجوہ کولاب، ترکستان، روس۔ ماورالنہر، شیراز اور بیل قبچاق اور مشہد کے علاوہ آپ نے دمشق، سراندیپ، سیلون، لداخ، کشمیر، خطہ شمالی چین اور حجاز کی سیاحت فرمائی۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا کچھ دوران سیاحت میں اور کچھ اس کے بعد۔ روضات الجنات میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ جب کرمان سے گزر رہے تھے تو حضرت سید نعمت اللہ ولی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ادائے احترام کی خاطر اپنے ایک مرید کو ان کی خدمت میں بھیجا تھا۔ شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں بیمار تھے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ ۷۷۵ھ کے بعد کا ہے۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یحییٰ منیری بہاری رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ اجازت بھی حاصل کیا تھا۔ بعض سفروں میں سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے۔ جموں و کشمیر کی وادی میں شاہ ہمدان ۷۸۱ھ میں آئے اور پھر معنوی طور پر اس وادی کو کبھی فراموش نہ کیا۔

تبلیغی کارنامے

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال کی عمر میں جب واپس آئے تو اپنے تدریسی و تبلیغی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ سفر کے دوران آپ کی ملاقات

مشہور عارف باللہ محمد بن محمد اذکانی رحمۃ اللہ علیہ (م۷۷۸ھ) سے ہوئی۔ شیخ نے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت اجازت عطا فرمایا۔ ان کے حکم سے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سیدزادی سے نکاح کیا۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر میں مساجد اور خانقاہیں بنوائیں اور جائیدادیں فی سبیل اللہ قرار دے دیں۔ جو کچھ بچا تھا اس کا مصرف ختلان میں ہوا۔ آپ غربا و مساکین کی دل کھول کر مدد کرتے اور خود قوت لایموت پر گزر بسر کرتے تھے۔ نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ اس قدر فیاض تھے کہ ہزاروں درہم و دینار غربا و فقرا میں تقسیم کرتے تھے۔ ہمدان میں آپ نے طالبان حق کی خاطر سلسلہ وعظ و تبلیغ شروع رکھا تھا اور ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے کاموں میں بھی مصروف رہتے۔ اپنے زیادہ اوقات کو آپ گنبدِ علویان نامی معروف معبد میں گزارتے مگر سیاحت کی تربیت سے استفادہ کیے بغیر کیسے رہتے۔ آپ نواح میں جاتے اور دعوت الی الحق کا فریضہ ادا کرتے آخر آپ کی نگاہِ انتخاب خطہ ختلان پر پڑی اور تقریباً ۷۷۳ھ میں آپ وہاں منتقل ہو گئے۔ ختلان سے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو خاص محبت تھی وہاں آپ نے پورہ ایک گاؤں خریدا اس میں ایک بڑی خانقاہ اور مدرسہ تعمیر کیا اپنے خرچ سے لنگر چلوایا اس گاؤں کا نام قریہ طوطی علی شاہ تھا۔ اور اس گاؤں میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مزار کی جگہ مخصوص کی تھی اور وہیں مدفن ہوئے۔

ملاقات نورالدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

جناب نورالدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۷۳ھ میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی بار ملاقات کی اس وقت آپ اپنے ایک مرید اخی حاجی علی ختلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے ہاں قیام پذیر تھے۔ جناب نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو متعدد آزمائشوں اور امتحانوں میں جانچنے کے بعد حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے مرید بنا لیا اور اسی سال میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی امیر تیمور لنگ گورگانی کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔

نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سفر کیے۔ آپ تبلیغ حق کی خاطر اندراب نواح بدخشان بلغ بخارا نیز اردبیل تشریف لے گئے۔ مذکورہ تمام شہروں میں آپ کے مرید تھے۔ ان کے معنوی نفوذ سے علمائے سو امرا اور خود امیر تیمور خائف ہونے لگا۔ ان کی حق گوئی نے علمائے سو کی دنیا طلبی کے طلسم کو توڑ دیا تھا۔ اس گروہ نے ایک بار حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو زہر کھلا دیا تھا۔ لیکن تائید ایزدی سے وہ بچ گئے۔ زہر قے کرنے سے خارج ہو گیا مگر اس کا اثر ساری عمر باقی رہا اور اس کی وجہ سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی۔ امرو حکام نے بھی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی آواز حق گوئی کو دبانے کی پوری کوشش کی اور طرح طرح کی چالیں چلیں ان کے سلسلہ ہائے وعظ و تبلیغ میں رکاوٹ ڈالنے کی خاطر اوباش والواط سے حملے کروائے گئے۔ انہیں ڈرانے دھمکانے کے حربے استعمال کئے گئے۔ مگر حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ پر ان باتوں کا کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ کما کان حق گوئی ظلم و تعدی کے خلاف بولے اور اصلاحی کاموں میں بے خوف وخطر مصروف رہے۔ ان حالات میں ایک مرتبہ حاکم بلخ و بخارا کو لکھا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ میں تبلیغ حق شروع کروں اوباش میرے کاموں میں روڑے نہیں اٹکائیں گے مگر آپ کا یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ البتہ میں اپنے اس عزم کا اعلان کر دوں کہ میں نے خالق ارض و سما کے حضور وعدہ کر رکھا ہے کہ میں مشکل سے مشکل حالات میں بھی اعلان حق سے باز نہ رہوں گا۔ اگر یہاں کے ملعون

یزید سرکشی کو ترک نہ کریں تو مجھے پروانہ ہو گی میں ہر چہ باداباد اپنے دادا حضرت حسین علیہ السلام کی سنت پر گامزن رہوں گا۔

روضات الجنات نے اس طرح بیان کیا ہے جب بد باطنوں کی ریشہ دوانیاں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ماند پڑ گئیں تو ان جاہ طالبوں نے امیر تیمور کے کان بھرنا شروع کر دیئے۔ علماء سو اور امرائے تیمور کی شیطانی جاسوسیت کام کرنے لگی۔ ایک زبردست صاحب رسوخ شخص حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ ان علاقوں میں تبلیغ کرتا اور لوگوں کو اپنا ہمنوا اور معتقد بناتا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے امرا دھڑا دھڑ اس کے مرید بنتے جا رہے ہیں اور وہ سیاسی باتوں سے بھی نہیں چوکتے۔

حضرت علم شاہ ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک نامور امیر خواجہ اسحاق علی ختلانی رحمۃ اللہ علیہ ہے جس کا ان علاقوں میں بڑا اثر و رسوخ ہے۔ یہ شخص بھی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا جان نثار مرید بن چکا ہے۔ اسحاق ختلانی بن امیر آرام شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح دیکھا دیکھی دوسرے امرا بھی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بنتے جا رہے ہیں۔ آپ ذرا سوچیں کہ یہ شخص ایک طاقتور فتنہ بن کر آپ کی حکومت کا تختہ اُلٹ دے گا۔

امیر تیمور نے پہلے خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دربار میں طلب کیا اور حکم دیا کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نامی شخص کی دی ہوئی یہ پگڑی سر سے اُتار دو اور آئندہ کے لئے اس کا ساتھ ترک کر دینے کا وعدہ کرو ورنہ تمہارا عہدہ جاتا رہے گا اور جرمانہ بھی کیا جائے گا۔ خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں کہ خدائی کے عہدے سے دست بردار ہوتا ہوں رہی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی پگڑی تو وہی شخص پگڑی سر سے اُتار سکتا ہے جو میرا سر قلم کر دے، امیر تیمور کو غصہ آیا اور

بولا ابھی تو تمہیں دوسو گھوڑے بر عمال کے طور پر سرکاری عمال کے حوالے کرنا ہوں گے خواجہ نے گھوڑے بطور جرمانہ پیش کر دیئے اور دربار سے قطع تعلق کر دیا۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ اور دربار تیمور

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلا گیا اور تیمور لنگ نے پوچھا کیا یہ سچ ہے کہ آپ اقتدار کے حصول کی خاطر امرائے دربار سے سازباز کرتے اور لوگوں کو ورغلانے کی خاطر میری باتوں کا بتنگڑ بنا رہے ہو۔ میں ابھی ان امور کے بارے میں تحقیق کر رہا ہوں اگر سچ ثابت ہوا تو میں آپ اور یہاں کے سب سادات کا قلع قمع کر دوں گا حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ امیر تیمور کو ٹوک کر بولے ایک ہوس پرور اور جاہ طلب سفاک سے یہی توقع تھی۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تمہیں جاننا چاہیے کہ دنیاوی مال و متاع کو مردار اور اس کے طالب کو کُتا کہا گیا ہے ہم نے اسے خود ٹھکرا دیا ہے اور جب وہ سگ لنگ کو مل سکتی ہے تو پناہ بخدا میں کیوں اس کے در پے ہوں گا۔ تیمور لنگ کو اس جواب سے انتہائی طیش آیا اور اس تلملاہٹ میں بولا آپ اور آپ کا خاندان جلد از جلد میری قلمرو سے باہر چلے جائیں ورنہ میری تیغ بے نیام برسنے لگے گی۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ بولے ہم آج سے خدا کے گھروں مساجد میں پناہ لیں گے اور جلد ہی تمہاری قلمرو سے باہر چلے جائیں گے۔ اس ملاقات کے بعد حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا مجھے تو پہلے ہی اشارہ غیبی مل چکا تھا کہ کشمیر جاؤں اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر وہاں کام کروں یہ تہدید تو ایک ظاہر امر ہے۔ مشہور ہے کہ تیمور لنگ کو بعد میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ سے تلخ کلامی پر ندامت ہوئی اس نے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کی اور اپنا حکم جلاوطنی واپس لے لیا مگر حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ارادے پر نظر ثانی

کرنے سے معذوری ظاہر کر دی۔
سعید نفیسی مرحوم کے بقول حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو امیر تیمور نے ہی بنوایا ہے۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی کشمیر آمد

بہرحال حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ امیر تیمور کی تہدید کے نتیجے میں جموں و کشمیر کی وادی میں وارد ہوئے۔ مرزا اکمل الدین محمد کامل بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کشمیری نے لکھا ہے۔

گر نہ تیمور شور و شر کر دی
کی امیر این طرف گزر کر دی

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کئی بار کشمیر آئے ہیں اپنی سیاحت کے دوران آپ ۷۴۰ھ یا ۷۴۱ھ میں کشمیر میں تھے۔ ۷۶۰ھ میں آپ نے اپنے دو مرید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کو مقامی حالات دریافت کرنے کے لئے کشمیر بھیجا یہ لوگ سلطان شہاب الدین کے عہدِ حکومت میں کشمیر آئے، سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کشمیر کے حالات حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو ختلان جا کر بتاتے تھے۔

۱۲- ربیع الاول ۷۷۴ھ میں جب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ ختلان سے ختا کے لئے روانہ ہوئے تو پیر پنجال کے راستے سے کشمیر آئے اور محلہ علاؤ الدین پورہ میں سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام فرمایا۔

امین احمد رازی نے ہفت اقلیم میں لکھا ہے کہ سلطان قطب الدین ۷۷۲ھ کے عہد حکومت میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کشمیر آئے اور صرف چالیس روز قیام کیا۔ تاریخ فرشتہ اور سیر المتاخرین میں ہے کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان قطب الدین کے نام خط بھی لکھا تھا اس نے بڑی تعظیم

سے جواب دیا اور کشمیر آنے کی استدعا کی۔ جب حضرت سری نگر کے قریب پہنچے تو سلطان قطب الدین نے خود استقبال کیا۔ ابوالفضل نے بھی آئین اکبری میں لکھا ہے کہ سلطان قطب الدین نے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی تکریم کی تھی۔

تعایف الابرار میں ہے کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کشمیر میں چھ ماہ قیام کے بعد بدخشان اور ختلان ہوتے ہوئے حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔ حج سے واپسی کے بعد قریہ علی شاہ میں قیام کیا لیکن وہاں اپنے آپ سے مطمئن نہ تھے اور آپ نے نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے احساسات کا اظہار بھی کیا تھا۔ لہٰذا آپ سات سو افراد کے ہمراہ کشمیر چلے آئے۔ اڑھائی سال قیام کے بعد ۷۸۳ھ میں آپ لداخ کے راستے ترکستان گئے اور مختلف اطراف کی سیاحت کی۔ روایت ہے کہ آپ نے شہر اقتو میں اصحاب کہف کی زیارت کی پھر آپ تیسری بار ۷۸۵ھ میں کشمیر آئے۔

علالت

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ذی القعدہ کا مہینہ کنار میں شاہی مہمان کی حیثیت سے گزارا مگر جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوا یکم ذی الحجہ ۷۸۶ھ کو آپ نے درویشوں کے ساتھ عزلت اختیار کی اسی روز ظہر کے بعد علیل ہوئے اور پانچ روز اسی عالم میں گزر گئے ان پانچ دنوں میں آپ نے کچھ نہیں کھایا مگر آخری دن چند بار پانی پیا۔ چھ ذوالحجہ چہار شنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد مریدوں کو بلایا اور انہیں مخاطب کر کے وصیت کی۔

ہمیشہ حق کے ساتھ رہو یعنی حق پر قائم رہو، اوراد کی ادائیگی میں ثابت قدم رہو۔ ہمیں یاد رکھنا اور ہمیں معاف کر دو۔ اگر وفاداری میں ثابت قدم رہ سکے

تو ہمارے مشہد یعنی دربار عالیہ پر سال بھر کے لئے قیام کرنا۔ اوراد پڑھتے رہو ان نصیحتوں پر عمل پیرا رہو تا کہ دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرو۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور لائحہ عمل اختیار کرو تو تم اس کے خود ہی جوابدہ ہو پھر فرمایا خدا حافظ جاؤ اور نماز ادا کرو۔

وصال حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ

بوقت وصال آدھی رات تک حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر یہ الفاظ جاری رہے۔

یا اللہ یا رفیق یا حبیب

یہاں تک کہ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

اکثر مؤلفین متفق ہیں کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ وقت آخر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کر رہے تھے۔ چنانچہ سری نگر میں خانقاہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے محراب پر یہ رباعی کندہ ہے۔

حضرت شاہ ہمدان کریم آیہ رحمت ز کلام قدیم
گفتِ دم آخر و تاریخ شد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصۃ المناقب میں نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ وصال کے وقت حضرت کی زبان پر یا اللہ یا رفیق یا حبیب کے الفاظ جارہے تھے۔ خلاصۃ المناقب کی پوری عبارت یوں ہے۔

وَقَالَ سَیِّدُنَا قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهُ وَدَامَ لَنَا فُتُوحُهُ عِنْدَ الرَّحْلَةِ يَا اَللّٰهُ يَا رَفِيْقُ يَا حَبِيْبُ۔

وصال کا ذکر کرتے ہوئے بھی نورالدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی لکھا ہے۔

شنودہ می آید کہ بر زبان مبارک حضرت امیر ایں اذکار جاری بود یااللہ یا رفیق یا حبیب۔

عین ممکن ہے کہ پہلے آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی کہا ہو کیونکہ مومن موت کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتا ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ اس لئے کہا کہ قدم دیارِ حبیب کی اُٹھ رہے تھے۔ ساری زندگی جن کی محبت و عشق میں بسر کی تھی اب اسی کے سامنے حاضر ہونا تھا۔ اس لئے اللہ کی ہمہ گیر قوتوں کا احساس عبد و معبود کے مابین جو رابطہ محبت ہے اس کا اظہار حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے آخری الفاظ سے ہو رہا ہے کہ نفس مطمئنہ اپنے رب کے حضور جا رہا ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال مسلم طور پر چھ ۶ ذی الحجہ ۷۸۶ھ ۱۹- جنوری ۱۳۸۵ھ ہے۔

محل وصال

رسالہ مستورات میں ہے کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ختلان میں ایک خطہ زمین خرید کر وصیت کی تھی کہ انہیں یہاں دفن کیا جائے۔ سلطان محمد خضر شاہ رحمۃ اللہ علیہ چاہتا تھا کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو پکھلی میں دفن کیا جائے مگر جو مرید ہمرکاب تھے وہ ختلان لے جانے پر مصر تھے۔ بقول مفتی غلام سرور جب طرفین کا اصرار بڑھا تو شیخ قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو جماعت تابوت اُٹھا سکے وہی حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی مرضی کے مطابق دفن کرے مگر سلطان محمد خضر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ملازمین اپنی پوری قوت کے باوجود تابوت زمین سے نہ اُٹھا سکے۔ شیخ قوام الدین نے بڑی آسانی سے اُٹھالیا اور حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی

آخری وصیت کے مطابق ختلان کی طرف چل پڑے۔ سلطان محمد خضر اور اس کے ملازمین سوچتے تھے کہ حضرت کے تابوت سے بو آنے لگے گی لیکن نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول صورتِ حال اس کے برعکس تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ تابوت سے اس قدر خوشبو آ رہی تھی کہ تمام فضا معطر و معنبر ہو گئی۔ مزید برآں فرشتے سفید ابر کی مثل جنازہ پر سایہ فگن تھے۔ سلطان خضر شاہ بھی چند میل تک جنازہ کے ساتھ گیا تھا۔

ان تذکرہ نویسوں میں سے چونکہ نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ عینی شاہد ہیں کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا تابوت ۲۵ جمادی الاول ۷۸۶ ہجری ختلان کی خانقاہ میں پہنچا اور قریہ علی شاہ (کولاب) میں مدفن کیا گیا۔

اولاد حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹی سیدہ شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ سید اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیاہی گئی۔ آپ کے بیٹے کا نام سید میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ تھا جو ۷۷۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سید میر محمد رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال کی عمر میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے پہلے دو تحریریں خلافت نامہ اور وصیت نامہ کے عنوان سے مولانا سرائی کے حوالے کی تھیں کہ ان کی وفات کے بعد انہیں خواجہ سید اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ اور نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا دیں۔

جب یہ دونوں بزرگ سید میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تعزیت کے لئے آئے تو موصوف نے پدر نامدار کی یادداشتیں طلب کیں خواجہ صاحب نے وصیت

نامہ ان کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ دوسری تحریر کا سزاوار وہ ہے جو طالب حق میں مطلوبیت کا مقام حاصل کر لے۔ اور خادمیت سے مخدومیت کے درجے کو پہنچے۔ ابھی اس خلافت نامہ کی تحویل کا وقت نہیں آیا اور جب آئے گا تو آپ کے والد بزرگوار کا خلافت نامہ آپ کو دے دیا جائے گا۔

روایت ہے کہ اسی وقت سید میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ میں باطنی تغیر ہوا اور آپ نے مقامات سلوک طے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ نے تین سال اور پانچ ماہ خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر منازل سلوک طے کیں۔ اور بعد ازاں نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ سے آداب طریقت سیکھے اور سولہ برس کی عمر میں اجازت ارشاد خلافت اپنے والد گرامی کے خلیفہ نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور رشد و تربیت کی مسند پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ ۷۹۶ھ میں تین ہمراہیوں سمیت کشمیر آئے اور یہاں ۲۲ برس قیام کیا۔ ۸۱۷ھ میں زیارت بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ معظمہ سے واپسی پر آپ پر ختلان چلے گئے اور وہیں ۸۵۴ھ میں آپ راہی مُلکِ بقا ہوئے۔ آپ کی آرامگاہ اپنے عظیم والد گرامی کی مرقد منور پُر انوار کے ساتھ ہی ہے۔ سید میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کشمیر میں اسلامی احکام کی ترویج میں اپنے عظیم والد حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی مانند پوری تندہی اور جانفشانی سے کوشاں رہے۔ اب ہمدانی سادات ایران اور برصغیر پاک و ہند کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں۔ کشمیر، اٹک، تلہ گنگ، میانوالی، گوجر خان، ضلع قصور، بہاولپور، رحیم یار خان، جوہر آباد، خوشاب، سرگودھا، لاہور، راقم الحروف بھی حضرت شاہ ہمدان المعروف میر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہے۔ شجرہ نسب یوں ہے۔

حضرت شاہ ہمدان سید میر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، سید میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ،

سید حسن ہمدانی علیہ الرحمۃ، سید احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ، سید نور الدین کمال رحمۃ اللہ علیہ، سید محمد جعفر رحمۃ اللہ علیہ، سید سیف الدین کمال رحمۃ اللہ علیہ ، سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ، سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ، سید حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ، سید قاضی منور رحمۃ اللہ علیہ، سید ملوک رحمۃ اللہ علیہ، سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ، سید ایوب رحمۃ اللہ علیہ ، سید علی احمد المعروف عین الدین رحمۃ اللہ علیہ، سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ، سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ، سید رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، سید منور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ، سید غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ، سید ناصر رحمۃ اللہ علیہ، سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ، سید رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ، سید علیم اللہ شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، سید وقار علی حیدر ہمدانی المعروف دیوان شاہ ہمدان عنہ عفی حال مقیم لاہور۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور رفقائے کار

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کو صانع قدرت نے ظاہری حُسن کے ساتھ باطنی حُسن سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور قدرت نے آپ کی نگاہوں میں یہ تاثیر عطا کی تھی جس پر آپ کی نظرِ التفات پڑی وہ شیدا ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ عالم مہاجرت میں بھی آپ کے ساتھ مریدوں اور ہمراہیوں کا جم غفیر رہتا تھا۔ ان میں عالم دین بھی تھے اور حفاظ قرآن بھی اس عہد کے نامور محدث اور شہرہ آفاق قُراء بھی سالکان راہ ہدیٰ کے علاوہ ریاضت و مجاہدہ کرنے والے درویش بھی اور یہ اجتماع بھی گوناگوں فضیلتوں کا مظہر تھا۔

حضرت نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۹۷ھ):

جناب سیادت مآب نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محبت و شفقت کرتے تھے۔ بدخشی ۷۴۵ھ میں مغربی بدخشان کے علاقہ رستاق بازار میں

پیدا ہوئے اور وہاں پر پرورش پائی۔ ۷۷۳ھ میں آپ بدخشان سے ختلان کے قریہ علی شاہ میں منتقل ہوئے۔ اتفاق سے اسی سال جب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ ختلان تشریف لائے تو بدخشی اخی حق گوئی اور اخی حاجی طوطی علی شاہ، حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد جناب شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کی آمدورفت زیادہ ہوگئی اور یہ شاہ ہمدان کی خانقاہ منعقد ہونے والی علمی مجالس میں حصہ لینے لگے۔ جناب شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے نور الدین کو دعائے سیفی تعلیم کی اور اسی سال شرف بیعت سے نوازا۔ بیعت کے بعد نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ پوری عقیدت وارادات سے ریاضت نفس اور علمی مطالعہ میں مشغول رہتے اور جناب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے مرتبہ کمال حاصل کیا۔ ایک بار جناب شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق یہ اعلان کیا تھا۔ دست او دست ماست

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ جب سفر میں جاتے تو ختلان میں مریدوں کی ارشاد و تربیت کے لئے نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو مامور کرتے تھے۔

(۲) خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ (۳) شیخ قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) میر سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ (۵) سید جلال الدین عطائی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) سید کمال رحمۃ اللہ علیہ (۷) سید کمال ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) جمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ (۹) سید فیروز معروف بجلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) سید محمد کاظم رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) میر رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) سید فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) قطب امجد سید محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) مخدوم رشید حقانی ملتان رحمۃ اللہ علیہ (ان کے سجادہ نشین مخدوم جاوید ہاشمی ہیں)

(۱۵) مظہر ایقان شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) شیخ احمد خوشخوان رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) سید نعمت اللہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی عربی فارسی تصانیف کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔

ذخیرۃ الملوک:

یہ مبسوط کتاب کئی بار چھپ چکی ہے اور اس کے مخطوطات دنیا کے تمام بڑے بڑے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب کا اردو، ترکی، فرانسیسی ترجمہ ہو چکا ہے۔ کتاب کا موضوع دین و اخلاق و سیاست ہے اس کے موضوعات کا تنوع خواجہ نصیر الدین طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی اخلاقِ ناصری علامہ جلال الدین دوانی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی اخلاق جلالی اور حسین واعظ کاشفی کی اخلاق محسنی سے کہیں زیادہ ہے اس کتاب کے مندرجہ ذیل ابواب اس کے مطالب کے غماز ہیں۔

باب اول: ایمان کی شرائط اور لوازمات ۔ باب دوم: بندگانِ خدا کے حقوق کی ادائیگی۔ باب سوم: مکارم اخلاق اور حاکمان اسلام کی خاطر خلفائے راشدین کی متابعت کے بارے میں۔ باب چہارم: والدین زوجہ اولاد اعزہ و اقارب اور ماتحتوں کے حقوق۔ باب پنجم: سلطنت وحکمرانی ولایت و امانت کی شرائط اور عدل و انصاف برتنے کے احکام۔ باب ششم: سلطنت معنوی اور خلافت انسانی کے اسرار۔ باب ہفتم: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام اور مفصل آداب۔ باب ہشتم: دنیاوی امور میں اعتدال برتنے اور مشکلات پر صبر وشکر کرنے کی تلقینات ۔ باب نہم: فخر غرور کے اسباب اس کی مذمت اور علاج۔ یہ کتاب کسی

مرید صادق کی درخواست پر تالیف ہوئی۔

مرأت التائبین:

اس رسالے میں مندرجہ ذیل چار باب ہیں۔

توبہ کی حقیقت کس سے توبہ کی جائے۔ توبہ کی شرائط اور اس پر ثابت قدمی۔ اس رسالے کو حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید بہرام شاہ حاکم بلخ و بدخشاں کی درخواست پر لکھا تھا۔ رسالے کا موضوع توبۃ النصوح ہے۔ ضمناً اس میں صغائر و کبائر اور عبادات و ریاضات کی فقیہانہ بحثیں بھی کی گئی ہیں۔ اس طرح نفس امارہ نفس لواما اور نفس مطمئنہ کے بارے میں شواہد مندرج ہیں۔

مشارب الاذواق:

یہ رسالہ شیخ ابن فارض مصری (م ۶۳۲ھ) عمر بن ابی الحسن کے معروف میمیہ خمریہ قصیدہ کی عرفانی شرح پر مشتمل ہے۔ ابن فارض مصری کے مطبوعہ دیوان میں ۴۱ اشعار ہیں مگر حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ۳۵ اشعار کی شرح کی ہے۔ یہ رسالہ اس قصیدے کی معروف شرحوں میں سے ایک ہے اس میں اصطلاحات صوفیہ سے جابجا استفادہ کیا گیا ہے۔ عربی اور فارسی اشعار کے ذریعے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اورادِ فتحیہ شریف:

یہ رسالہ عربی میں ہے اس کی شرح اور خلاصہ کئی بار چھپ چکا ہے اس رسالے میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے سالکان راہ کی خاطر ضروری ہدایت اور مسنون اوراد و وظائف کا ایک مجموعہ پیش کیا ہے نیز کبرویہ سلسلہ کے بانی حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ کے کئی وظائف درج کیے ہیں۔

سیرّ الطالبین:

اس رسالے کا موضوع سیر و سلوک اور نفس کا تزکیہ و تطہیر ہے اس رسالے کو حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مریدوں نے ان کی مختلف نگارشات کی مدد سے مرتب کیا ہے اور اس میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی کئی غزلیات کے اشعار سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

ذکریہ:

یہ رسالہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا عربی میں ہے اور چھپ چکا ہے موضوعات میں اذکار کی اہمیت ذکر خفی کی فضیلت اور صوفیائے کبریہ کے آداب شامل ہیں۔

مجموعہ مکاتیب:

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے وقتاً فوقتاً اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو خطوط لکھے ہیں۔ ڈاکٹر ریاض صاحب اسلام آباد کی دسترس میں ۲۳ خطوط ہیں۔ ان میں سے بعض سلطان قطب الدین، علاؤ الدین، نور الدین جعفر بدخشی، سلطان محمد بہرام شاہ مذکور اور کونار پاخلی کے حاکم غیاث الدین کے نام ہیں۔ یہ مکاتیب ناصحانہ ہیں اور بعض کا لہجہ غیر معمولی طور پر مؤثر اور دلپذیر ہے۔ ایک خط میں سلطان قطب الدین کو حکم فرماتے ہیں کہ شرعی احتساب اور اکلِ حلال کے کسب کی خاطر ضروری سہولتیں فراہم کرے۔ حاکم پاخلی غیاث الدین کے نام خط میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ شاکی ہیں کہ وہاں کے علماء سوء اور اوباش ان کے تبلیغی کاموں میں روڑے اٹکا رہے ہیں اس میں آپ نے اپنے عزم بالجزم کا ذکر بھی فرماتے ہیں۔ نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک خط میں

اُس کے کسی خواب کی تعبیر درج ہے۔ جس کی رو سے اس کے روحانی مراتب بلند تر ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ ایک دوسرے خط میں اُسے بیماری کی حالت میں صبر وشکر کی تلقین اور علاج کی خاطر کچھ دوائیں تجویز فرماتے ہیں۔

عقلیہ:

یہ رسالہ عقل واسامی آن اور دربیان عقل واسامی آن کے نام سے بھی مشہور ہے۔ رسالے کے تین باب ہیں۔ عقل انسانی کی فضیلت و برتری انسانی عقل کے مختلف نام اور صفات اور درجات عقل کے مطابق مخلوقاتِ خداوندی کا تنوع۔ ہر بات کے استشہاد کی خاطر قرآن حکیم کی آیات کریمہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی احادیث اور صوفیہ کرام کے اقوال پیش کئے گئے ہیں۔

داودیہ یا آداب سیر اہل کمال:

اس رسالے کا موضوع اہل عرفان وسلوک کے مشاہدات اور اذکار کے فضائل ہیں جو داود نامی کسی مرید کی فرمائش پر لکھا گیا ہے۔

بہرام شاہیہ:

اس مختصر رسالے کا موضوع پندو انداز ہے یہ رسالہ حاکم بلخ و بدخشاں محمد بہرام شاہ کی خاطر لکھا گیا ہے وہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں شامل تھا۔

موچلکہ:

موچلکہ یا مچلکہ پیارے یا ننھے کے معنی بولا جاتا ہے یہ کسی امیر زادے کا لقب تھا۔ اس رسالے میں ظاہر و باطن کا تفاوت اور مخلوقاتِ خداوندی کو غور وانہماک سے دیکھنے کی تلقین درج ہے۔

واردات امیریہ:

یہ مختصر رسالہ واردات الغیبیہ ولطائف القدسیہ کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کے پُر سوز مکاشفات مناجات اور واردات درج ہیں۔

دہ قاعدہ:

یہ رسالہ شیخ نجم الدین الکبری رحمۃ اللہ علیہ کے عربی رسالے الاصول العشرۃ کے زبدہ مطالب شامل ہیں دہ قاعدہ دس اصول مندرجہ ذیل ہیں۔توبہ ،زہد، سالکان، راہ یاری کا توکل، قناعت، عزلت، ذکر توجہ ،صبر، مراقبہ اور رضا۔ الاصول العشرہ کا تقریباً آزاد فارسی ترجمہ ہے۔ اشعار فارسی نے اسے خاصا دلآ وزیر بنادیا ہے۔

ہمدانیہ:

اس رسالے کے متعدد مخطوطات میں سے ایک مخطوط قومی عجائب گھر کراچی کے کتاب خانے میں موجود ہے۔ حال ہی میں اورینٹل کتب خانہ نے اردو ترجمہ شائع کیا تھا۔ یہ رسالہ لفظ ہمدان کے سہ گانہ معانی پر مشتمل اور کسی کے سوالات کے جواب میں ہے۔ ہمدان (بسکون میم) یمن کے ایک قبیلے کا نام ہے اور فتح میم کے ساتھ شہر ہمدان (شاہ ہمدان کا مولد ہے)۔ اسی دوسرے تلفظ کے ساتھ ہمدان دراصل ہمہ دان ہے۔ جو اصطلاحاً خدائے تعالیٰ کی خاطر استعمال ہوتا ہے۔ کسی اور کا دعویٰ ہمہ دانی اس کی جہالت کا ثبوت ہوگا۔ رسالہ ہمدانیہ مسجع مقفیٰ بلکہ ملمع عبارت میں لکھا گیا ہے۔

مقامیہ:

اس رسالے کے کل سات ورق ہیں کسی مرید کی فرمائش پر لکھا گیا ہے۔ موضوع بحث حقیقت خواب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے ناقص اور کامل افراد کے خوابوں کا فرق دلپذیر امثلہ کی مدد سے بیان فرمایا ہے۔ ناقصوں کی بیداری بھی معنوی طور پر خواب ہے اور کاملین بیدار دل کے خواب عین بیداری کا حکم رکھتے ہیں۔

اعتقادیہ:

اس رسالے کے آٹھ ورق ہیں۔ موضوع بحث ایمانیات و اعتقادات ہے تمام ارکان اسلام سے اجمالی بحث کی گئی ہے۔ بعض فقہی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

چہل مقام صوفیہ:

یہ رسالہ چھپ چکا ہے اس کا دوسرا نام مقامات صوفیہ اور کہیں غلطی سے اصطلاحات الصوفیہ بھی لکھا ہے۔ اس میں صوفیہ کے چہل گانہ مقامات مندرج ہیں مقام بکم نیت ہے اور چہلم تصوف۔

مصطلعات صوفیہ:

یہ رسالہ ایک مرتبہ چھپ چکا ہے۔ اس میں عاشق معشوق اور مہ خانے سے متعلق تین سو دس صوفیانہ اصطلاحات مندرج ہیں۔ استاد سعید نفیسی مرحوم نے ایک تسامع کی بنا پر اسے شیخ فخر الدین عراقی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۸۸ھ) کی تالیف سمجھا اور دیوان عراقی طبع چہارم کے ضمیمے میں چھپوا دیا ہے مگر رسالہ مسلماً حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

رسالہ عقبات:

اس رسالے میں متن اور اردو ترجمہ چھپ چکا ہے اسے قدوسیہ بھی کہتے ہیں۔ اس پُرسوز ساز رسالے میں سلطان کشمیر قطب الدین سے خطاب ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان کو جس طرح کھری کھری سنائی ہیں اور اسے اقامت دین کی ترغیب دی ہے۔ یہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی مرشدانہ شان کا خاصہ ہے ان کی نظر میں بادشاہوں کی خاطر مندرجہ ذیل چار گھاٹیاں ہیں۔ جو انہیں سخت احتیاط سے عبور کرنا چاہئیں۔ خزانے کو مخلوق کے رفاہ میں خرچ کرنے میں بخل، اپنی قوت وشوکت پر غرور، ماتحتوں پر کسی قسم کا ظلم اور حکمرانی میں تقویٰ اور خدا ترسی کے اصولوں سے روگردانی۔

مشیت:

اس رسالے میں رضائے الٰہی پر صابر و شاکر رہنے اور تقدیرات ازلی پر قناعت کرنے کی مدلل تلقین موجود ہے۔

حقیقت ایمان:

صوفیانہ طریق پر حقائق ایمان سے بحث کی گئی ہے۔ صوفیا اہل دل ہیں اور ان کا ایمان تفکر فی الکائنات اور عشق حقیقی کے بحر تجلیات میں غوطہ زنی کرتا ہے یہ درجہ خاص ہے۔

مشکل حل:

اس رسالے میں عرفان باری تعالیٰ اور معرفت کے حصول کی مشکلات کا ذکر ہے اسرار ذات کا عرفان بڑی ہی مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔

سیر و سلوک:

حق الیقین اس رسالے کا دوسرا نام ہے۔ رسالہ اسم با مسمیٰ اور سیر و سلوک کے آداب پر مشتمل ہے۔

حل الفصوص:

فصوص (جمع فص نگینہ) سے فصوص الحکم مؤلف حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۳۸ھ) کی طرف اشارہ ہے۔ فصوص الحکم کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ یہ رسالہ شرح نہیں بلکہ خلاصۃ مطالب ہے۔ خلاصۃ المناقب کے بموجب حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو اور انہوں نے مدرسہ ختلان میں اسے شیخ محمد بن شجاع کو پڑھایا تھا۔ اس کے بعد یہ رسالہ شامل نصاب رہا ہے۔ موضوع بحث ذات وصفات اور حقیقت عالم ہے۔

فقریہ:

اسے نسبت خرقہ اور خضر شاہیہ بھی لکھتے ہیں۔ رسالہ کونار اور پاخلی کے حاکم خضر شاہ کی خاطر پند نامہ بلکہ وصیت نامہ ہے۔ مرض الموت کے زمانے میں شاہ ہمدان اسی حاکم کے ہاں قیام پذیر تھے اور اس کی خاطر یہ وصیت نامہ لکھا تھا۔ کہ میری وصیت ہے کہ کمزوروں اور بے کسوں کی مدد کرے بے نواؤں سے مروت برتے دین کی خاطر حمیت رکھے۔ دنیوی مال کی قلت پر قانع ہو وعدہ پورا کرے۔ اہل اللہ سے محبت رکھے انعام و اکرام کرنے پر راضی اور مصیبتوں پر صابر ہو اپنے قول و فعل میں اعتدال اور مطابقت رکھے اور نیکی کرنے پر سرگرم رہے۔ رسالے کے آخر میں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا شجرہ خلافت پیش کیا ہے۔

درویشیہ:

اس رسالہ کا موضوع فقر و درویشی کے بعض آداب و جزئیات ہیں۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درویش واقعی صاحب ہمت ہیں اور نفس کے بندے ان کی روش پر نہیں چل سکتے۔

آداب مریدین:

شیخ نجم الدین اکبری رحمۃ اللہ علیہ کے عربی رسالے آداب المریدین کا فارسی میں خلاصہ ہے۔ اس رسالے کے سات ابواب ہیں جن میں مریدوں کے آداب، لباس، آداب نشست و برخاست آداب خانقاہ آداب اکل و شرب آداب دعوت آداب سماع اور آداب سفر پر روشنی ڈالی گئی۔

انسان نامہ:

اس رسالے کے دوسرے نام قیافہ شناسی، علم القیاف، قیافہ نامہ اور مراۃ الخیال ہیں۔ ظاہری قیافے کی اہمیت اس رسالے کا موضوع بحث ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ (بقول نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ ایک وجیہ اور بارعب شخصیت تھے)۔ ظاہری شکل وصورت کے قائل تھے یہ بحث ان کی کتاب ذخیرۃ الملوک میں بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ باطن کی اصلاح کی خاطر ظاہری صورت کی کوئی اہمیت نہیں۔ البتہ عدالتوں اور تفتیش احوال کی محافل میں ان باتوں کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ آپ کی آرائے قیافہ اس طرح ہیں کہ سبز چشم لوگ بدکار ہوتے ہیں اور سرخ چشم نادان اور غافل۔ نرم بالوں والے بزدل ہوتے ہیں کھڑی ابروئیں غرور وتکبر کی علامت ہیں اور معتدل ابروؤں سے اعتدال مزاج کا اظہار ہوتا ہے۔

رسالہ نوریہ در عبادات:

موضوع بحث حقیقت نور ہے اور اسے مریدوں نے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف نگارشات کی رو سے مرتب کیا ہے۔ نور محسوس اور نور معقول

پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نور محسوس کی دو اقسام علوی (مثلاً سورج، چاند اور ستاروں) اور سفلی جیسے آگ، شمع اور چراغ پر سیر حاصل تبصرہ موجود ہے۔ آخر میں صوفیانہ توجیہات کی مناسبت سے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبادات و ریاضات و مجاہدات کی مدد سے انسان کا باطن معقول اور ایک ایسے جوہر مصفا کی صورت میں نمودار ہوتا ہے جو اربعہ عناصر سے جداگانہ اور مجسزا ہوتا ہے نور باطن یہی ہے۔

تلقیہ:

اس رسالے کا مبحث شریعت و طریقت کی ہم آہنگی ہے۔ راہ طریقت کا تقاضا ہے کہ شریعت کے ظہواہر کی پابندی کی جائے اور ظہواہر کی مدد سے باطن کا سراغ لگایا جائے یہ رسالہ کسی مرید کی گزارش پر لکھا ہے۔

آداب سفر:

یہ رسالہ مطبوعہ صورت ہی میں ہم نے دیکھا ہے اور اس کے کسی مخطوطے کی موجودگی کا علم نہیں ہے۔ استاد سعید نفیسی مرحوم نے اسے حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف قرار دیا ہے۔ سالکان راہ باری کی خاطر اس میں ۱۸ آداب دسترخوان بیان ہوئے ہیں روزی اپنے کسب سے حاصل کرنا اور نذر و نیاز سے اجتناب بھی آداب سفرہ ہیں یہ باتیں حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں بھی بیان کی گئی ہیں۔

حقیقت نور:

اس رسالے کی پیشتر بحث حقیقت نور سے مربوط ہے وہی بحث جو رسالہ نوریہ میں بھی موجود ہے اس کے لئے کسی مرید صادق نے فرمائش کی تھی۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ اس مرید کو پہلوانِ میدان حقیقت کا لقب دیتے ہیں مگر نام کا

انکشاف نہیں فرماتے۔

طائفہ ہائے مردم:

مخلوق خدا کی طبیعتوں کے تنوع اور تخلیق کی حکمتوں سے بحث کی گئی ہے۔

اسناد حلیہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اس رسالے کے دو ورق ہیں اور ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان ہوا ہے۔

اقرب الطریق اذلم یوجد الرفیق:

عنوان عربی اور متن فارسی میں ہے رسالے کے چار ورق ہیں جن میں سیر وسلوک اور مقامات روحانی سے بحث کی گئی ہے۔ مرشد کی عدم موجودگی میں اوراد و وظائف مرشد راہ ہیں اس کی تفصیل مندرج ہے۔

فتوت نامہ:

اس رسالے کی ڈاکٹر ریاض صاحب اسلام آباد نے تصحیح کی اور ایک مقدمے کے ساتھ شائع کیا تھا اس کا موضوع بحث فتوت یا جوانمردی ہے خصوصاً اخلاق نقطہ نگاہ سے اس رسالے پر ڈاکٹر ریاض صاحب اسلام آباد کے اردو اور انگریزی میں چند مقالے شائع ہو چکے ہیں۔

معاش السالکین:

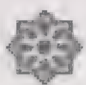
یہ رسالہ نورالدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست پر لکھا گیا ہے۔ قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی ہے۔ وہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی

رحلت کے وقت بھی ان کے ساتھ تھے اور ان کے تابوت مبارک کو پاملی سے ختلان تک لانے والوں میں سے تھے۔ رسالے کا موضوع اکل حلال کا حصول ہے۔ اکل حلال کے موضوع پر کئی ایک صوفیاء نے لکھا ہے۔

فی السواد اللیل ولبس الاسود:

اس رسالے کا نام عربی میں مگر متن فارسی میں ہے۔ اس میں سیاہ پوشی کی توجیہ کی گئی ہے۔ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیاہ پوشی سادگی اور انکساری کی مظہر ہے اور اس لباس سے شیطان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں مختلف صوفیہ کے اقوال پیش کئے گئے ہیں اور خرقہ سیاہ کو دوسرے رنگ کے خرقوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی مزید تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

منہاج العارفین، سوالات، مرادات دیوان حافظ، شرح اسماء الحسنٰی، اسرار النقطہ، منازل السالکین فی فضل الفقر و بیان حالات الفقراء، فی علماء الدین، صفۃ الفقراء، (ذکریہ صغریٰ)، الانسان کامل، طالقانیہ، الناسخ والمنسوخ فی القرآن المجید، تفسیر حروف المعجم، فی الخواص اہل باطن، روضۃ الفردوس، اربعین الامیریہ، خطبۃ الامیریہ، خواطریہ، اسرار وحی، سلسلہ نامہ، کشف الحقائق، اور حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اکتالیس غزلیں بھی کہیں ہیں جن کا نام چہل اسرار رکھا، المودۃ فی القربیٰ، الاربعین فی فضائل امیر المومنین علی واہل بیت، السبعین فی فضائل امیر المومنین جس کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور المودہ فی القربیٰ ترجمہ کے مراحل میں ہے۔



عن عائشة رضي الله عنها قالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر علي عبادة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر علی عبادت ہے



پرسید عزیزی کہ علیؑ اہلِ کجائی   گفتم بولایت علیؑ کز ہمدانم

نے زان ہمدانم کہ ندانند علیؑ را
من زان ہمدانم کہ علی را ہمدانم

○

ترجمہ: میرے ایک عزیز نے مجھ سے پوچھا کہ علی! تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ ولایت علی (علیہ السلام) کی قسم میں ہمدان سے ہوں۔ لیکن میں ان ہمدان (یعنی علماء) میں سے نہیں ہوں جو علی علیہ السلام کی معرفت نہیں سمجھتے بلکہ میں اس لیے ہمدان (عالم) ہوں کہ علی علیہ السلام کو ہی سب کچھ سمجھتا ہوں۔

گر مہر علی و آلِ بتولت نبود   امیدِ شفاعت ز رسولت نبود
گر طاعتِ حق جملہ بر آوری تو   بی مہر علیؑ ہیچ قبولت نبود

ترجمہ: اگر علی علیہ السلام اور آلِ بتول سلام اللہ علیہا کی محبت تیرے دل میں نہ ہو تو تیرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کی کوئی امید نہیں۔
اگر تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت مکمل طور پر انجام دے دے تو علیؑ کی محبت کے بغیر کچھ بھی قبول نہ ہو گا۔

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مَیَامِنَ آثَارِ السِّیَادَةِ اِلٰی سَمَاءِ السَّعَادَةِ اَعْلٰی وَسِیْلَةً وَرَفَعَ لِوَاءَ الشَّرَفِ فِیْ جَنَابِ عِزِّ مَنِ اصْطَفَاہُ بِنَسَبِ الْمُصْطَفٰی فَضِیْلَةً وَ صَعَدَ بِمَنْ سَعَدَ بِہٖ اِلٰی مَصْعَدِ الطَّھَارَةِ الْعُظْمٰی وَخَصَّہٗ مِنْ فُیُوْضِ عُیُوْنِ الْکَرَامَةِ بِالْمَشْرَبِ الْاَصْفٰی وَالْکَاسِ الْاَوْفٰی، شَرَفٌ یَقْصُرُ عَنْ اِدْرَاکِ جَنَابِ عِزِّہٖ سَعْیُ الطَّالِبِ اِلَّا طَالِبِیًّا وَیَعْجِزُ عَنْ اِقْتِفَاءِ اَثَرِھَا الْعَاقِبُ اِلَّا عَاقِبِیًّا وَلَا یَسْمُوْا اِلٰی عُلُوِّ مَنْصَبِہٖ اِلَّا مَنْ رَفَعَہُ الْعِنَایَةُ الْاَزَلِیَّةُ فِیْ ذَالِکَ الْاِقْبَالِ مَکَانًا عَلِیًّا۔ فَمَا ظَنُّکَ بِاَصْلِ رَفَعَ یَدَفَرِعِہٖ عَلٰی بَابِ بَیْتِ الشَّرَفِ مِنَ الْعِزِّ عَلَمًا وَاَجْرٰی عَلٰی صَفَحَاتِ اَوْرَاقِ فَضْلِہٖ فِیْ دَفَاتِرِ الْمَفَاخِرِ قَلَمًا وَھُوَا لْاِمَامُ الْبَاصِرُ وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ وَالسَّیْفُ الْبَاتِرُ وَالْبَدْرُ الزَّاھِرُ قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ اِمَامُ الْاَخْیَارِ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ وَالْمَنَاصِبِ الْمُرْتَضٰی عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ۔ وَلَمَّا وَرَدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ سَرَّسِرِّیْ بِبَشَارَتِہٖ وَحَمَلَتْنِیْ اِشَارَتُہٗ عَلٰی اَنْ جَمَعْتُ سَبْعِیْنَ حَدِیْثًا مِمَّا وَرَدَ فِیْ فَضَائِلِہٖ وَ مَنَاقِبِہٖ وَفَضَائِلِ اَھْلِ الْبَیْتِ تَرْغِیْبًا لِمُحِبِّیْہِ وَتَرْغِیْمًا لِمُبْغِضِیْہِ وَ اَرْدَفْتُ کُلَّ حَدِیْثٍ بِلَطِیْفَةٍ مِنْ لَطَائِفِ دُرَرِ کَلَامِہٖ وَ جَوَاھِرِ اَلْفَاظِہٖ الَّتِیْ اَخْرَجَھَا الْغَوَّاصُوْنَ مِنْ قَعْرِ بَحْرِ عِلْمِہٖ وَلَوَامِعِ اَنْوَارِ حِکَمِہٖ الَّتِیْ اقْتَبَسَھَا الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ مِشْکَاةِ وَلَایَتِہٖ وَسَمَّیْتُہٗ

كِتَابَ السَّبْعِينَ فِي فَضَائِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَوْفِقًا مِنَ اللّٰهِ وَمُسْتَعِينًا بِهٖ اِنَّهٗ خَيْرُ مُوَفِّقٍ وَّمُعِينٍ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان سعادت کی طرف رہنمائی کرنے والے پر برکت آثار کو اعلیٰ ترین وسیلہ قرار دیا اور اس کی فضیلت اور شرف کے پرچم کو بلند کر دیا جسے اس نے حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نسبت سے چن لیا اور ان کے وسیلے سے سعادت مند ہونے والے کو طہارت عظمیٰ کی بلندیوں پر فائز کر دیا اور اسے اپنے کرم کے سرچشموں سے صاف ترین گھاٹ اور لبریز جام سے سیراب کر دیا۔ یہ ایک ایسا شرف ہے جس کا ادراک کرنے سے ہر طالب کی کوشش عاجز ہے سوائے طالبی کے اور اس کے نقش پر چلنے سے ہر پیروکار عاجز ہے سوائے عاقبی کے۔ (طالب اور عاقب حضور کے القاب ہیں، اس طرح طالبی اور عاقبی سے مراد محمدی ہے) اور ان کے منصب کی بلندی تک وہی پہنچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی عنایت ازلی نے بلند اقبال کیا ہو۔ پس تمہاری سوچ کی کیا مجال کہ اس اصل کی عظمت کو جان سکے جس نے اپنی فرع کا ہاتھ بلند کر کے شرف کے گھر میں اس کی عزت کا پرچم بلند کر دیا اور اس کے دفترِ افتخار و فضائل کے صفحات پر فضائل کی تحریر لکھی اور وہ ہیں امام بابصیرت، علم و حکمت و فضیلت کے وسیع سمندر، دشمنانِ حق کا قلع قمع کرنے والی شمشیر، بدرِ روشن، قائد ابرار، قاتلِ فجار، قسیم جنت و نار، نیکوکاروں کے امام، مناقب و مناصب کے مالک حضرت علی مرتضیٰ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے، لہٰذا اس حدیث کی بشارت سے میرے باطن میں ایک مسرت پیدا ہوئی اور اس

نے مجھے آمادہ کیا کہ میں نے ان کے فضائل میں وارد احادیث میں سے ستر احادیث کو جمع کیا تا کہ ان کے محبوں کی رغبت اور ان سے بغض رکھنے والوں کے لئے سر شکستگی کا سبب ہو۔ نیز میں نے ہر حدیث کے بعد آپ کے لطیف اور گہربار نورانی ارشادات میں سے ایک لطیف نورانی ارشاد بھی نکل کر دیا ہے۔ جنہیں آپ کے علم کے سمندر میں غوطہ خوری کرنے والوں نے نکالا اور آپ کے علم کے نور سے فیض پانے والوں نے آپ کی ولایت کی شمع فروزاں سے حاصل کیا۔ یہ سب اللہ کی توفیق اور مدد سے ہوا، وہی بہترین توفیق دینے والا اور بہترین مددگار ہے۔

1. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : عُنْوَانُ صَحِيْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: مومن کے نامہ اعمال کا عنوان حب علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ : اَلطَّرِيْقُ مَسْدُوْدٌ عَلَى الْخَلْقِ بِخَمْسَةِ خِصَالٍ: اَلْقَنَاعَةُ بِالْجَهْلِ وَالْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا وَالشُّحُّ بِالْفَضْلِ وَالرِّيَاءُ بِالْعَمَلِ وَالْاِعْجَابُ بِالرَّاْيِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: پانچ خصلتوں کی وجہ سے (فلاح وسعادت کا) راستہ لوگوں پر بند ہے:

(۱) جہالت پر قناعت کرنا (۲) دنیا کے بارے میں حریص ہونا (۳) ضرورت سے زائد مال کے بارے میں بخل سے کام لینا (۴) عمل میں ریاکاری

کرنا (۵) اپنی رائے پر خود پسندی کا شکار ہونا۔

2. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَتّٰى يَقُوْلَ:

بَخٍ بَخٍ هَنِيْئًا لَّكَ يَا عَلِيُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اللہ تعالیٰ ہر روز فرشتوں کے سامنے علی ابن ابی طالب پر فخر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ فرماتا ہے: مبارک ہو مبارک ہو تمہیں اے علی ابن ابی طالب۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَصْعَبُ الْاَعْمَالِ اَرْبَعَةٌ: اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْجُوْدُ مِنَ الْيَسِيْرِ وَالْعِفَّةُ فِي الْخَلْوَةِ وَقَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهٗ اَوْ تَرْجُوْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: چار کام سب سے مشکل ہیں:

(۱) غصے کی حالت میں معاف کرنا (۲) تھوڑے مال میں سے سخاوت کرنا (۳) خلوت میں پاکدامن رہنا (۴) جس شخص سے خوف یا لالچ ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

3. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا لِسَلْمَانَ سَلِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ وَصِيُّهٗ؟ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ وَصِيِّ وَوَارِثِيْ وَمُقْضِيْ دِيْنِيْ وَ مُنْجِزُ وَعْدِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ آپ کا وصی کون ہے؟ حضرت

سلمان رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! میرا وصی، میرا وارث، میرا قرضہ ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: قَارِنْ اَهْلَ الْخَيْرِ تَكُنْ مِنْهُمْ وَبَايِنْ اَهْلَ الشَّرِّ تَبِنْ عَنْهُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اہل خیر کے قریب رہو انہیں میں سے ہو جاؤ گے اور اہل شر سے الگ رہو تو ان سے جدا ہو جاؤ گے۔

4. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُفْتَحَ عَلَيْهِ۔

ا حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فتح کے بغیر واپس نہیں لوٹے گا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مَالَكَ مِنْ دُنْيَاكَ اِلَّا مَا اَصْلَحْتَ بِهٖ مَثْوَاكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: دنیا میں سے تمہارا حصہ صرف وہی ہے جس سے تم اپنی آخرت سنوار لو۔

5. عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ بَيْنَهُمْ فَاِذَا

رَاَوُا الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللّٰهِ لَايَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّيْ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور جب میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی خاطر اور میری قرابت کی خاطر ان سے محبت نہ کرے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: لَا يَكُوْنَنَّ اَخُوْكَ عَلَى الْاِسَاءَةِ اَقْوٰى مِنْكَ عَلَى الْاِحْسَانِ، فَاِنَّهٗ يَسْعٰى فِيْ مَضَرَّتِهٖ وَنَفْعِكَ، وَلَيْسَ جَزَاءُ مَنْ سَرَّكَ اَنْ تَسُوْءَهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہارا بھائی برائی میں اتنا قوی نہ ہو جائے کہ نیکی میں تمہاری قوت سے آگے بڑھ جائے۔ وہ اپنے نقصان اور تمہارے فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے اور جو شخص تمہیں خوش کرے اس کا صلہ یہ نہیں ہے کہ تم اس سے بدی کرو۔

6. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَيَّنَكَ بِزِيْنَةٍ لَمْ يُزَيِّنِ الْخَلَائِقَ بِزِيْنَةٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْهَا: اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَكَ لَاتَنَالُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا تَنَالُ الدُّنْيَا مِنْكَ شَيْئًا وَ وَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنَ فَرَضُوْا بِكَ اِمَامًا وَّ رَضِيْتَ بِهِمْ اَتْبَاعًا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو ایسی زینت سے آراستہ نہیں کیا جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہو اور وہ ہیں دنیا میں زہد اور یہ کہ اس نے تمہیں ایسا بنایا کہ تم دنیا سے کچھ نہیں لیتے اور نہ ہی وہ تم سے کچھ لیتی ہے۔ اس نے تمہیں مساکین کا امام بنایا، وہ اس بات پر راضی ہیں کہ تم ان کے امام ہو اور تم اس بات پر راضی ہو کہ وہ تمہارے پیروکار ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ : مَنْ اٰمَنَ الزَّمَانَ خَانَہٗ ، وَمَنْ اَعْظَمَہٗ اَھَانَہٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو زمانے کا اعتبار کرتا ہے زمانہ اس سے خیانت کرتا ہے اور جو زمانے کی تعظیم کرتا ہے زمانہ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔

7. عَنْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَۃَ یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَاخْتَارَ اَبَاکِ وَزَوْجُکِ۔

۷ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ نے زمین پر نظر کی اور تمہارے والد اور شوہر کو چن لیا۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: وُضِعَتِ الْکَرَامَۃُ فِی التَّقْوٰی وَالرِّفْعَۃُ فِی التَّوَاضُعِ وَالْمُرُوَّۃُ فِی الصِّدْقِ وَالنَّصْرُ فِی الصَّبْرِ وَالْغِنٰی فِی الْقَنَاعَۃِ وَالرَّاحَۃُ فِی الزُّھْدِ وَالْعَافِیَۃُ فِی الصَّمْتِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: عزت تقویٰ میں، بلندی تواضع

میں، جوانمردی سچائی میں، تونگری قناعت میں، راحت زہد میں اور عافیت خاموشی میں رکھ دی گئی ہے۔

8. عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَاَنَّ عَلِيًّا وَصِيِّي وَوَارِثِي۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: صَدْرُ الْعَاقِلِ صَنْدُوْقُ سِرِّهٖ ، وَالْبَشَاشَةُ حَبَالَةُ الْمُوَدَّةِ وَالْاِحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوْبِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: عقلمند کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے، خندہ روئی محبت کو جذب کرتی ہے اور تحمل (برداشت) عیوب کا مقبرہ ہے۔

9. عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِيْ، قَالَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو ستایا اس نے مجھے ستایا۔ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهٖ كَثُرَ السَّاخِطُوْنَ عَلَيْهِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو اپنے آپ سے راضی رہتا ہے اس پر ناراض ہونے والے بہت ہوتے ہیں۔

10. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آیَۃُ الْمُبَاھَلَۃِ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَناً وَحُسَیْناً فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ۔

/ حضرت عامر بن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ (آل عمران:61) نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ فاطمہ حسن اور حسین (علیہم السلام) کو بلایا اور فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِذَا اَقْبَلَتِ الدُّنْیَا عَلٰی اَحَدٍ اَعَارَتْہُ مَحَاسِنَ غَیْرِہٖ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَسْلَبَتْہُ مَحَاسِنَ نَفْسِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب دنیا کسی پر مہربان ہوتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسے دے دیتی ہے اور جب کسی سے منہ موڑتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

11. عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا سُدُّوْا ھٰذِہِ الْاَبْوَابَ کُلَّھَا اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ فَتَکَلَّمَ اُنَاسٌ فِیْ ذٰلِکَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُمِرْتُ بِسَدِّ ھٰذِہِ الْاَبْوَابَ غَیْرَ بَابَ عَلِیٍّ، فَقَالَ فِیْہِ قَائِلُکُمْ فَوَاللّٰہِ مَاسَدَدْتُ شَیْئاً وَلَا فَتَحْتُہٗ وَلٰکِنِّیْ اُمِرْتُ بِشَیْءٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَدَّ اَبْوَابَکُمْ۔

/ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا ان سب دروازوں کو بند کر دو۔ اس پر لوگوں نے چہ می

گویاں شروع کر دیں۔ پس رسول ﷺ اٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: مجھے علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کرنے کا حکم دیا گیا جس پر تم لوگوں نے باتیں شروع کر دیں۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی مرضی سے کیا نہ کچھ کھولا، لیکن ایک کام تھا جس کے کرنے کا مجھے حکم دیا گیا۔ ابن عباس کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے دروازوں کو بند کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: خَالِطُوا النَّاسَ مَخَالَطَةً اِنْ مِتُّمْ بَكُوْا عَلَيْكُمْ وَاِنْ غِبْتُمْ حَنُّوْا اِلَيْكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ اگر تم مرجاؤ تو وہ تم پر روئیں اور اگر تم ان سے دور ہو جاؤ تو وہ تمہاری جستجو کریں۔

12. عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى (اَبِيْ ذَرٍّ) الْغِفَارِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ فِتْنَةٌ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزِمُوْا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاِنَّهُ الْفَارُوْقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

۱ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد فتنہ رونما ہوگا۔ اس وقت تم علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو جانا اس لئے کہ وہی حق اور باطل کا فرق واضح کرنے والے ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنْ اِكْتِسَابِ الْاِخْوَانِ، وَاَعْجَزُ مِنْهُ مَنْ ضَيَّعَ مَنْ ظَفَرَ بِهٖ مِنْهُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سب سے کمزور انسان وہ ہے جو دوست نہ بنا سکے اور اس سے بھی زیادہ کمزور وہ ہے جو دوست بنا لینے کے بعد اسے کھو دے۔

13۔ عَنْ اَبِی بُرَیْدَۃَ اَوْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْثَتَیْنِ، عَلٰی اَحَدِهِمَا عَلِیٌّ وَعَلَی الْآخِرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَقَالَ: اِذَا لَقِیْتُمْ فَعَلِیٌّ عَلَی النَّاسِ اِمَامٌ وَاِذَا افْتَرَقْتُمْ فَکُلٌّ عَلٰی جُنْدِهٖ فَلَقِیْنَا بَنِیْ زُبَیْرٍ فَاقْتَتَلْنَا وَظَهَرْنَا عَلَیْهِمْ وَسَبَیْنَاهُمْ فَاصْطَفٰی عَلِیٌّ مِنَ السَّبَایَا وَاحِدًا لِنَفْسِهٖ فَبَعَثَنِیْ خَالِدٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُخْبِرَهٗ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَتَیْتُ وَاَخْبَرْتُهٗ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَّغْتُ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ؟ فَقَالَ: لَا تَقَعُوْا فِیْ عَلِیٍّ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیٌّ وَوَصِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ۔

ا حضرت ابو بریدہ یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لشکر روانہ فرمائے۔ ایک کا قائد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور دوسرے کا قائد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا اور فرمایا جب دونوں لشکر ایک ہو جائیں تو تمہارے امام علی ہوں گے اور جو تم دونوں الگ الگ ہو تو تم میں سے ہر ایک اپنے لشکر کا قائد ہوگا۔ ہمارا ابنی زبیر کے ساتھ مقابلہ ہوا جس میں ہم کامیاب ہو گئے اور انہیں قیدی بنالیا۔ حضرت علی نے ایک قیدی کو اپنے لئے مخصوص کرلیا۔ خالد نے مجھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ آپ کو اس بات کی خبر دوں۔ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں نے وہ پیغام پہنچا دیا جو مجھے دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے معاملے میں نہ پڑو، وہ مجھ سے

ہیں اور میں ان سے ہوں' وہ میرے بعد ولی اور میرے وصی ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: قُرِنَتِ الْهَیْبَةُ بِالْخَیْبَةِ، وَالْحَیَاءُ بِالْحِرْمَانِ، وَالْفُرْصَةُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ فَانْتَهِزُوْا فُرَصَ الْخَیْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: خوف ناکامی کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور شرمیلا پن محرومی کے ساتھ' اور فرصت بادلوں کی طرح گزر جاتی ہے لہٰذا نیکی کی فرصتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے آمادہ رہو۔

14. عَنْ دَاوٗد بْنِ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصِّدِّیْقُوْنَ ثَلَاثَةٌ: حَبِیْبُ النَّجَّارُ مُؤْمِنُ آلِ یَاسِیْنَ، حِزْقِیْلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَهُوَ اَفْضَلُهُمْ۔

حضرت داؤد بن بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدیق تین ہیں: حبیب نجار جو آل یسین کے صدیق تھے' حزقیل جو آل فرعون کے صدیق تھے اور علی ابن ابی طالب' اور یہ ان سب سے افضل ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مِنْ كَفَّارَاتِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِ وَالتَّنْفِیْسُ عَنِ الْمَكْرُوْبِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: مظلوم کی مدد کرنا اور پریشان حال کی پریشانی دور کرنا بڑے گناہوں کے کفارے میں سے ہے۔

15. عَنْ وَهْبِ بْنِ صَفِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اُقَاتِلُ عَلٰی تَنْزِیْلِ الْقُرْآنِ وَعَلِیٌّ یُقَاتِلُ عَلٰی تَاْوِیْلِ الْقُرْآنِ۔

حضرت وہب بن صفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں قرآن کی تنزیل پر جنگ کرتا ہوں اور علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِذَا رَاَيْتَ رَبَّكَ سُبْحَانَهٗ يُتَابِعُ عَلَيْكَ نِعَمَهٗ وَاَنْتَ تَعْصِيْهِ فَاحْذَرْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ تمہارا رب تمہیں مسلسل نعمتیں دیئے جارہا ہے اور تم مسلسل اس کی نافرمانی کئے جارہے ہو تو اس سے ڈرو۔

16. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اُعْطِیْتُ فِیْ عَلِیٍّ خَمْسَةَ خِصَالٍ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا: اَمَّا الْوَاحِدَةُ فَکِتَابٌ فَکَاَنِّیْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یَفْرَغَ الْحِسَابُ، وَاَمَّا الثَّانِیَةُ فَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِهٖ، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَوَاقِفٌ عَلٰی حَوْضِیْ یَسْقِیْ مَنْ عَرَفَهٗ مِنْ اُمَّتِیْ، اَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَاتِرُ عَوْرَتِیْ وَمُسْلِمِیْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْهِ اَنْ یَرْجِعَ زَانِیًا بَعْدَ اِحْصَانٍ وَلَا کَافِرًا بَعْدَ اِیْمَانٍ۔

1 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے علی (کرم اللہ وجہہ) میں پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھے دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہیں۔ پہلی چیز کتاب ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حساب وکتاب سے فارغ ہو جائے' دوئم یہ کہ لواء الحمد (میدان محشر کا پرچم) اُن کے ہاتھ میں ہوگا۔ سوم یہ کہ وہ حوض پر کھڑے ہوں گے اور میری امت میں سے جس کو پہچانیں گے اسے سیراب کریں گے۔ چہارم یہ کہ وہ میری پردہ پوشی کرنے والے

اور مجھے اللہ کے سپرد کرنے والے ہیں اور پنجم یہ کہ مجھے ان کے بارے میں پاکدامنی کے بعد زنا اور ایمان کے بعد کفر کا اندیشہ نہیں ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَا اَضْمَرَ اَحَدٌ شَیْئًا اِلَّا ظَھَرَ فِیْ فَلَتَاتِ لِسَانِہٖ وَوَجْھِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: انسان جس بات کو اپنے دل میں چھپاتا ہے وہ اس کی زبان اور چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

17. عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ کَفِّیْ وَکَفُّ عَلِیٍّ فِی الْعَدْلِ سَوَاءٌ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا اور علی کا ہاتھ عدل کرنے میں برابر ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَنْ حَلُمَ عَاشَ فِی النَّاسِ حَمِیْدًا وَمَنْ کَثُرَ نِزَاعُہٗ بِالْجَھْلِ دَامَ عَمَاہُ عَنِ الْحَقِّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: حلیم انسان لوگوں میں تعریف کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور جو شخص نادانی کی وجہ سے اکثر جھگڑا کرتا ہو حق کے بارے میں اس کا اندھا پن مستقل ہو جاتا ہے۔

18. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ بَعْدِیْ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن اور مومنہ

کے ولی ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مَنْ زَاغَ سَاءَ تْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَسَكِرَ سُكْرَ الضَّلَالَةِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جس کے دل اور دماغ ٹیڑھے ہو جائیں اس کو نیکی اور بدی دکھائی نہیں دیتی ہے اور وہ گمراہی کے نشے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

19. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَكْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ قَبْلَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِیٌّ اَخُوْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین و آسمان کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے سے جنت کے دروازے پر لکھا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔ (اس حدیث کو مغازلی نے راویت کیا ہے)۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: فَاعِلُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنْهُ وَفَاعِلُ الشَّرِّ شَرٌّ مِنْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: نیکی کا فاعل نیکی سے بہتر اور برائی کا فاعل برائی سے بدتر ہے۔

20. عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِیْ صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب میں رکھی اور میری ذریت علی بن ابی طالب کی صلب میں رکھی۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ كَسَرَابٍ يُقَرِّبُ إِلَيْكَ الْبَعِيْدَ وَيُبَعِّدُ عَنْكَ الْقَرِيْبَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: احمق کی صحبت سے دور رہو کیونکہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور نقصان پہنچا دے گا۔ جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی مانند ہوتا ہے جو دور کی چیز کو تمہیں قریب اور قریب کی چیز کو دور کر کے دکھاتا ہے۔

21. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِعَلِيٍّ لَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوْكٍ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ دُوْنَ عَلِيٍّ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ مِنْ بَعْدِي، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِي۔

ا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک پر جا رہے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سوا سب لوگ بھی آپ کے ساتھ جا رہے تھے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو دیئے۔ اس پر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نہیں

ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنا خلیفہ بنائے بغیر چلا جاؤں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِي فِيهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِي وَرَاءِ قَلْبِهٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ جبکہ عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔

22. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَضُدِ عَلِيٍّ وَقَالَ: هٰذَا اِمَامُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهٗ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهٗ ثُمَّ مَدَّ صَوْتَهٗ وَقَالَ: اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بازو پکڑا اور فرمایا یہ نیکو کاروں کا امام اور بدکاروں کا قاتل ہے۔ جس نے اسے تنہا چھوڑ دیا وہ خود تنہا چھوڑ دیا جائے گا اور جس نے اس کی نصرت کی اس کی نصرت کی جائے گی۔ پھر آپ نے اپنی آواز اونچی کی اور فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اور جسے علم کی طلب ہو وہ دروازے پر آئے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: سَيِّئَةٌ تَسُوْءُكَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: وہ گناہ جو تمہیں غمگین کر دے اللہ کے ہاں اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دے۔

23. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: حَقُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کا حق اس امت پر ایسا ہی ہے جیسا ایک باپ کا اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَلشَّفِيْعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ وَالْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ساتھ دینے والا کسی چیز کے طالب کا بازو ہوتا ہے اور مال شہوات کا سرچشمہ ہوتا ہے۔

24. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ نَزَلَتْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ يَنْتَقِمُ مِنَ النَّاكِثِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ بَعْدِيْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ "اب ہم ان سے انتقام لے کر ہی رہیں گے خواہ تمہیں دنیا سے اٹھالیں" (زخرف:41) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہی میرے بعد بیعت توڑنے والوں اور سرکشی کرنے والوں سے جنگ کریں گے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: فَوْتُ الْحَاجَةِ اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: حاجت کا ضائع ہو جانا اہل سے

حاجت طلب کرنے سے آسان تر ہے۔

25. عَنْ سَلْمَانِ الْفَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِکُلِّ نَبِیٍّ صَاحِبُ سِرٍّ وَ صَاحِبُ سِرِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رازدان ہوتا ہے۔ اور میرا رازدان علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: لَا تَسْتَحِیْ مِنْ اِعْطَاءِ الْقَلِیْلِ فَاِنَّ الْحِرْمَانَ اَقَلُّ مِنْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تھوڑا دینے سے نہ شرماؤ کیونکہ محروم رکھنا اس بھی کم تر ہے۔

26. عَنْ سَلْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سب سے بڑا عالم علی بن ابی طالب ہیں۔

قَالَ عَلِیْ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: فَقْدُ الْاَحِبَّةِ غُرْبَةٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: دوستوں کا کھوجانا بھی غربت ہے۔

27. عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُکُمْ وُرُوْداً عَلَی الْحَوْضِ اَوَّلُکُمْ اِسْلَاماً وَهُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے سب سے پہلے حوض پر وہی آئے گا جو سب سے پہلے اسلام لایا اور وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

28. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي النَّاسِ مَثَلُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْآنِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں حضرت علی کا مقام وہی ہے جو قرآن میں سورہ قل ہو اللہ احد کا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: نَفَسُ الْمَرْءِ خُطَاهُ اِلٰى اَجَلِهٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: انسان خود ہی موت کی طرف اپنا قدم ہے۔

(یا انسان کی سانس اس کی موت کی طرف اس کا قدم ہے)

29. عَنْ اَبِيْ دَرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَمُبَيِّنٌ لِاُمَّتِيْ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعْدِيْ حُبُّهٗ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهٗ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ اِلَيْهِ رَاْفَةٌ وَمَوَدَّتُهٗ عِبَادَةٌ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کا دروازہ ہیں جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا ہے میرے بعد اسے میری امت کے لئے بیان کرنے والے ہیں، ان کی محبت ایمان اور ان کی دشمنی نفاق

ہے' ان کی طرف نظر کرنا رحمت اور ان کی محبت عبادت ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَوْضَعُ الْعِلْمِ مَاوَقَفَ عَلَى اللِّسَانِ وَاَرْفَعُهٗ مَاظَهَرَ عَلَى الْجَوَارِحِ وَالْاَرْكَانِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: سب سے پست علم وہ ہے جو زبان پر رک جائے اور سب سے افضل علم وہ ہے جو اعضاء جوارح سے ظاہر ہو۔

30. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: نَوْمٌ عَلَى يَقِيْنٍ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ فِيْ شَكٍّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: یقین کی حالت میں سورہنا شک کی حالت میں پڑھی گئی نماز سے بہتر ہے۔

31. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ نَظِيْرٌ فِيْ اُمَّتِيْ، اَبُوْبَكْرٍ نَظِيْرُ اِبْرَاهِيْمَ وَعُمَرُ نَظِيْرُ مُوْسٰى وَعُثْمَانُ نَظِيْرُ هَارُوْنَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَظِيْرِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو۔ ابوبکر ابراہیم کی نظیر ہیں' عمر موسیٰ کی نظیر ہیں عثمان ہارون کی نظیر ہیں اور میری نظیر علی ابن ابی طالب ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: لَا يَتْرُكُ الْمَرْءُ شَيْئاً مِنْ دِيْنِهٖ لِاِصْلَاحِ دُنْيَاهُ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَاهُوَ اَضَرُّ مِنْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: انسان اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے بھی اپنے دین میں سے کوئی چیز ترک کر دیتا ہے تو اللہ اس سے زیادہ مضر چیز اس کے لئے کھول دیتا ہے۔

32. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَزْهَرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں علی ابن ابی طالب اس طرح چمک رہے ہوں گے جیسے صبح کا ستارہ دنیا کے لئے چمکتا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهٗ جَهْلُهٗ وَعِلْمُهٗ مَعَهٗ لَا يَنْفَعُهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: بہت سے عالم ایسے ہیں جنہیں ان کے جہل نے مار ڈالا اور ان کا علم ان کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی انہیں کوئی فائدہ نہ دے سکا۔

33. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَاْكُلُ الذُّنُوْبَ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی

ابن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

قَالَ عَلِی كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ يَفْنٰى بِبَقَائِهٖ وَيَسْقَمُ بِصِحَّتِهٖ وَيُؤْتٰى بِمَا مَنَعَهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بقا سے فنا کی طرف جا رہا ہو، صحت سے بیماری کی طرف جا رہا ہو اور جس چیز سے بچنا چاہتا ہو وہی اسے مل کر رہے۔

34. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ وَجَعَلَ صُدَاقَهَا الْاَرْضَ فَمَنْ مَشٰى عَلَيْهَا مُبْغِضًا لَّكَ مَشٰى حَرَامًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: یا علی! اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دیا اور زمین کو اس کا مہر قرار دیا۔ پس جو تجھ سے بغض رکھتا ہو اس کا زمین پر چلنا حرام ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: شَتَّانَ مَا بَيْنَ عَمَلَيْنِ عَمَلٌ تَذْهَبُ لَذَّتُهٗ وَتَبْقٰى تَبِعَتُهٗ وَعَمَلٌ تَذْهَبُ مَؤُوْنَتُهٗ وَيَبْقٰى اَجْرُهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: کس قدر فرق ہے ان دو اعمال کے درمیان: ایک وہ عمل جس کی لذت گزر جائے اور اس کا گناہ باقی رہ جائے اور دوسرا وہ عمل جس کی زحمت گزر جاتے اور اس کا اجر باقی رہ جائے۔

35. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ

لِخُلَّتِهٖ ثُمَّ اَنَا لِصَفْوَتِیْ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یُزَفُّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ زَفًّا اِلَی الْجَنَّۃِ۔

/ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر مجھے صفوت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر علی ابن ابی طالب کو ہم دونوں کے درمیان جگہ دے کر ہمیں جنت کی طرف روانہ کردیا جائے گا۔

قَالَ عَلِیٌ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: عَجِبْتُ لِلْبَخِیْلِ یَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ الَّذِیْ مِنْہُ ھَرَبَ وَیَفُوْتُہُ الْغِنَاءَ الَّذِیْ اِیَّاہُ طَلَبَ فَیَعِیْشُ فِی الدُّنْیَا عِیْشَ الْفُقَرَاءِ وَیُحَاسِبُ فِی الْآخِرَۃِ حِسَابَ الْاَغْنِیَاءِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: مجھے بخیل پر تعجب ہوتا ہے کہ جس فقر سے وہ بچنا چاہتا ہے اس کو تیزی سے اپنے قریب کرلیتا ہے اور جس بے نیازی کا وہ طالب ہوتا ہے اس سے محروم کردیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی طرح جیتا ہے اور آخرت میں حساب اغنیاء کی طرح دے گا۔

36. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَنَا مِیْزَانُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ کَفَّتَاہُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ خُیُوْطُہٗ وَفَاطِمَۃُ عِلَاقَتُہٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہیں اور حسن حسین اس کی ڈوریاں اور فاطمہ اس کا دستہ ہیں۔ (جس سے ترازو کو پکڑا یا لٹکایا جاتا ہے)

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: عِظَمُ الْخَالِقِ عِنْدَکَ یُضْعِفُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: حالات کے نشیب وفراز میں ہی جوانمردوں کے جوہر ظاہر ہوتے ہیں۔

41. عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اِجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى حُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مَاخَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سب لوگ علی بن ابی طالب کی محبت پر جمع ہوجاتے تو اللہ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعَقْلِ تَحْتَ بُرُوْقِ الْمَطَامِعِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: عقل کی اکثر خطائیں طمع کی چمک دمک کے زیر اثر ہوتی ہیں۔

42. عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لِمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَلْيَتَهَيَّا لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے محبوں سے کہہ دو کہ وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوجائیں۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مِنْ اَشْرَفِ اَعْمَالِ الْكَرِيْمِ غَفْلَتُهٗ عَمَّا يَعْلَمُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: کریم کا شریف ترین عمل یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیوب کو نظر انداز کردیتا ہے جنہیں وہ جانتا ہے۔

43. عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهَ مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُفُوٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ علی کو پیدا نہ کرتا تو فاطمہ کا کوئی کفو نہ ہوتا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: بِكَثْرَةِ الصَّمْتِ تَكُوْنُ الْهَيْبَةُ وَبِالنَّصْفَةِ يَكْثُرُ الْوَاصِلُوْنَ وَبِالْاَفْضَالِ يَعْظُمُ الْاَقْدَارُ وَبِالتَّوَاضُعِ تَتِمُّ النِّعْمَةُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: خاموشی کی کثرت رعب کا سبب ہوتی ہے، انصاف کی بدولت ساتھی زیادہ ہوتے ہیں، فضل واحسان سے قدر میں اضافہ ہوتا ہے اور تواضع سے کی تکمیل ہوتی ہے۔

44. عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: خِيَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ الزَّهْوُ وَالْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَهِيَ شِرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین صفات تکبر، بزدلی اور بخل ہیں اور یہ مردوں کی بدترین صفات ہیں۔

45. عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ وَشِيْعَتُهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اَلْمَخْلُوْقُ فِیْ عَیْنِكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہاری نظر میں اللہ کی عظمت لوگوں کو تمہاری نظر میں کمزور کردے گی۔

37. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَالنَّاسُ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی ایک درخت سے ہیں جبکہ باقی لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ مَاکَسَبْتَ فَوْقَ قُوْتِكَ فَاَنْتَ فِیْہِ خَازِنٌ لِغَیْرِكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو کچھ تم نے اپنی ضرورت سے زائد کمایا اس میں تم دوسروں کے خزانچی ہوتے ہو۔

38. عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا رَفَعَ اللّٰہُ الطُّھْرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ بِسُوْءِ رَأْیِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ مَنَعَ الطُّھْرَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِبُغْضِھِمْ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں سے پاکیزگی کو اس لئے اٹھالیا کہ وہ اپنے انبیاء کے بارے میں بُری رائے رکھتے تھے اور اس نے اس امت میں سے پاکیزگی کو اس لئے اٹھالیا کہ یہ علی ابن ابی طالب سے بغض رکھتے ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَلْجُوْدُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ، وَالْحِلْمُ مُلَامُ السَّفِیْهِ، وَالْعِفَافُ زِیْنَةُ الْفَقْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: سخاوت عزتوں کی محافظ، حلم نادان کی ملامت کا ذریعہ اور پاکدامنی فقر کی زینت ہے۔

39. عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ مِنِّیْ مِثْلُ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَرْبَعَةٌ قَلِیْلُهَا كَثِیْرٌ: اَلْفَقْرُ وَالْوَجَعُ وَالْعَدَاوَةُ وَالنَّارُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: چار چیزیں تھوڑی بھی ہوں تو بہت ہوتی ہیں: فقر، درد، دشمنی اور آگ۔

40. عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُ الدِّیْنِ، مَنْ دَخَلَ مِنْهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب دین کا دروازہ ہیں۔ جو اس میں داخل ہو گیا وہ مومن ہے اور جو اس میں سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: فِیْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ یُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔

فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰی سَلْهُمْ يَا مُحَمَّدُ بِمَاذَا بُعِثْتُمْ؟ فَقَالُوْا: بُعِثْنَا عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِقْرَارِ بِنُبُوَّتِكَ وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معراج کی شب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو سارے نبی میرے پاس جمع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اے محمد! ان سے پوچھو کہ انہیں کس بات کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں لا الہ الا اللہ کی شہادت، آپ کی نبوت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِذَا اَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوْا اللّٰهَ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب تم فقر میں مبتلا ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعے اللہ سے تجارت کرو۔

50. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ: اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِيْ وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِيْ الْمُهْتَدُوْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٌ (آپ خبردار کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتا ہے۔ رعد 17) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منذر (خبردار کرنے والا) میں ہوں اور ہادی علی ہیں۔ اے علی! تیری ہی بدولت ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: صَاحِبُ السُّلْطَانِ كَرَاكِبِ الْاَسَدِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: صاحب اقتدار اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو شیر پر سوار ہو۔

51. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ یُسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِقْرَارِ بِوِلَایَۃِ عَلِیٍّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیات مبارکہ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (انہیں روکو ان سے سوال کیا جانا ہے۔ صافات: 24) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان سے ولایت علی ابن ابی طالب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: لَا تَحْمِلْ ھَمَّ یَوْمِکَ الَّذِیْ لَمْ یَاْتِکَ عَلٰی یَوْمِکَ الَّذِیْ قَدْ اَتَاکَ فَاِنَّہٗ اِنْ یَکُ مِنْ عُمْرِکَ یَاْتِیَ اللّٰہُ فِیْہِ بِرِزْقِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو دن ابھی تک نہیں آیا اس کا غم اس دن نہ کرو جو آچکا ہے۔ اگر وہ دن تمہاری زندگی میں آ گیا تو اس کا رزق بھی اللہ تمہیں دے گا۔

52. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش کے پائے پر لکھا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اور کوئی اس

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَنْ اَطَاعَ الْوَاشِیَ ضَیَّعَ الصَّدِیْقَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو شخص چغلخور کی بات مانتا ہے وہ اپنے دوستوں کو کھو دیتا ہے۔

46. عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر عبادت ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِتَّقِ اللّٰہَ بَعْضَ التُّقٰی وَاِنْ قَلَّ وَاجْعَلْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ سِتْرًا وَاِنْ رَقَّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اللہ سے کچھ تو ڈرو خواہ تھوڑا ہی اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ تو حیا کا پردہ رکھو خواہ کتنا ہی نازک ہو۔

47. عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: قُسِّمَتِ الْحِکْمَۃُ عَشَرَۃَ اَجْزَاءٍ فَاُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَۃً وَالنَّاسُ جُزْءًا وَاحِدًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حکمت کے دس حصے کئے گئے، نو حصے علی ابن ابی طالب کو دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِذَا ازْدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِیَ الصَّوَابُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب جواب زیادہ ہو جائیں تو حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔

48. عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی میں اسے علی ابن ابی طالب کی ولایت کی وصیت کرتا ہوں۔ جس نے انہیں ولی بنایا اس نے مجھے ولی بنایا اور جس نے مجھے ولی بنایا اس نے اللہ کو ولی بنایا، اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اسے نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: إِذَا كَثُرَتْ مِنَ الْمَقْدِرَةِ قَلَّتِ الشَّهْوَةُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب قدرت زیادہ ہو جائے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔

49. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فِي السَّمَاءِ

سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا جو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سیکھے تھے۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے اللہ سے بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین سوال کیا تھا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِنَّ لِلْقُلُوْبِ اِقْبَالًا وَّ اِدْبَارًا فَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاحْمِلُوْهَا عَلَى النَّوَافِلِ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوْا بِهَا عَلَى الْفَرَائِضِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: دل کبھی عبادت کے لئے آمادہ ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ وہ عبادت کے لئے آمادہ ہوں تو نوافل پڑھ لیا کرو اور جب آمادہ نہ ہوں تو فرائض پر اکتفا کرلیا کرو۔

56. عَنْ بَرَاءِ بْنِ الْعَازِبْ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَىْ بَلِّغْ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ نَزَلَتْ فِيْ غُدَيْرِ خُمٍّ فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَقَالَ عُمَرُ بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا عَلِيُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت: يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔ (اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اسے پہنچا دیجئے۔ مائدہ: 67) کے بارے میں فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے رسول علی کے فضائل بیان کرو جو غُدَيْرِ خُمٍّ کے موقع پر نازل ہوئے، جس پر حضور نے خطبہ دیا اور فرمایا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ (جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کے مولا ہیں) اور حضرت عمر نے کہا:

اے علی! آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے ولی بن گئے ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فِيْ اَمْوَالِ الْاَغْنِيَاءِ اَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ فَمَا جَاعَ فَقِيْرٌ اِلَّا بِمَا مَنَعَ غَنِيٌّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى سَائِلُهُمْ عَنْ ذَالِكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کے مال میں فقراء کا رزق رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص بھوکا رہ جاتا ہے تو صرف اس لئے کہ غنی اس کا رزق روک لیتے ہیں اور اللہ ان سے اس کے بارے میں سوال کرے گا۔

57. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ عَلِيٍّ فَقَالَ: اَنَا وَهٰذَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے فرمایا: میں اور یہ اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّوَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهٗ۔

تمہاری آبرو جامد ہوتی ہے جب تم سوال کرتے ہو تو یہ ٹپک جاتی ہے۔ لہٰذا یہ دیکھ لیا کرو کہ تم اپنی آبرو کس کے سامنے ٹپکا رہے ہو۔

58. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِمَكَّةَ مَعَ طَائِفَةٍ مِنْ

کا شریک نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی مدد علی ابن ابی طالب کے ذریعے کی ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَصْدِقَائُكَ ثَلَاثَةٌ: صَدِیْقُكَ وَصَدِیْقُ صَدِیْقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ وَاَعْدَائُكَ ثَلَاثَةٌ: عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ صَدِیْقِكَ وَصَدِیْقُ عَدُوِّكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہارے دوست تین ہیں: تمہارا دوست تمہارے دوست کا دوست اور تمہارے دشمن کا دشمن کا دشمن۔ اسی طرح تمہارے دشمن بھی تین ہیں: تمہارا دشمن دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

53. عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَوْیَعْلَمُ النَّاسُ مَتٰی سُمِّیَ عَلِیٌّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَا اَنْکَرُوْا فَضْلَہٗ، سُمِّیَ بِذٰلِكَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ وَحِیْنَ قَالَ: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْابَلٰی فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَنَا رَبُّکُمْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّکُمْ وَعَلِیٌّ اَمِیْرُکُمْ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ علی کو امیر المومنین کا نام کب دیا گیا تو وہ کبھی علی کے فضائل کا انکار نہ کرتے۔ انہیں یہ نام اس وقت دیا گیا جب آدم روح اور بدن کے درمیان تھے اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارا رب ہوں محمد تمہارے نبی اور علی تمہارے امیر ہیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِنَّ الْمِسْکِیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَنْ مَنَعَ حَقَّهٗ فَقَدْ مَنَعَ حَقَّ اللّٰهِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: مسکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جس نے ان کا حق روکا اس نے اللہ کا حق روکا۔

54. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: جَاءَ نِیْ جِبْرَائِیْلُ بِوَرَقَةٍ خَضْرَاءِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَکْتُوْبٌ فِیْهَا بِبَیَاضٍ: اِنِّیْ افْتَرَضْتُ حُبَّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس ایک سبز ورق لے کر آئے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفید روشنائی سے یہ لکھا ہوا تھا۔

میں نے مخلوق پر علی ابن ابی طالب کی محبت فرض کردی ہے اور آپ یہ بات ان تک پہنچا دیں۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ الدُّنْیَا وَلَا یُلَامُ الرَّجُلُ عَلٰی حُبِّ اُمِّهٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: لوگ دنیا کے فرزند ہیں اور کسی ماں کی محبت پر سرزنش نہیں کی جاسکتی۔

55. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ کَلِمَاتِ الَّتِیْ تَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ قَالَ: سَئَلَهٗ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَیْنٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ خَلِيْفَةً مِنْ بَعْدِيْ ثُمَّ عَصَيْتُمْ خَلِيْفَتِيْ نَزَلَ الْعَذَابُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ تَوَلَّوْا هٰذَا الْاَمْرَ اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ضَعِيْفًا فِيْ بَدَنِهٖ، وَاِنْ تَوَلَّوْهَا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ قَوِيًّا فِيْ بَدَنِهٖ وَاِنْ تَوَلَّوْهَا عَلِيًّا لَنْ تَفْعَلُوْا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ، (رواه ابو اسحاق فی کتابہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: آپ کسی کو ہم پر خلیفہ کیوں نہیں مقرر کردیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں نے کوئی خلیفہ مقرر کردیا پھر تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر تم یہ امر (خلافت) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سونپ دو تو انہیں دین میں قوی اور بدن میں کمزور پاؤ گے۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سونپ دو تو انہیں دین اور بدن میں قوی پاؤ گے اور اگر تم اسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سونپ دو اور تم ایسا کبھی نہیں کرو گے، تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت پر چلنے والا پاؤ گے اور وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ لَا يُعْصٰى اِلَّا فِيْهَا وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِتَرْكِهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اللہ کی نظر میں دنیا کی پستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ کی ہر نافرمانی اسی کی خاطر ہوتی ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے اسے دنیا کو ترک کر کے ہی پایا جاسکتا ہے۔

62. عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا سُمِّيَتْ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَهَا

وَفَطَمَ مُحِبِّيهَا مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کو فاطمہ کا نام اس لئے دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے چھڑا لیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مُقَارَنَةُ النَّاسِ فِيْ اَخْلَاقِهِمْ اَمْنٌ مِنْ غَوَائِلِهِمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کے اخلاق کے مطابق چلنے سے آدمی ان کے شر سے بچ جاتا ہے۔

63. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَثَلِيْ وَمَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِيْ مَزْبَلَةٍ۔

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میرے اہل بیت کی مثال کھجور کے اس درخت کی سی ہے جو گندگی میں اُگا ہو۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: مَنْ عَظَّمَ صِغَارَ الْمَصَائِبِ ابْتَلَاهُ اللّٰهِ بِكِبَارِهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو شخص چھوٹی مصیبت کو بڑا سمجھ لیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبت میں گرفتار کر دیتا ہے۔

64. عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِ

شُبَّانِ قُرَيْشٍ وَفِينَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَضَ نَجْمٌ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ انْقَضَ هٰذَا النَّجْمُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَهُوَ وَصِيِّيْ مِنْ بَعْدِيْ فَقَامُوْا وَنَظَرُوْا وَقَدْ انْقَضَ فِيْ مَنْزِلِ عَلِيٍّ فَقَالُوْا: قَدْ ضَلَلْتَ بِعَلِيٍّ فَنَزَلَتْ: وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مکہ میں جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے درمیان تھے۔ اتنے میں ایک ستارہ گرا۔ آپ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ گرے گا وہ میرے بعد میرا وصی ہوگا۔ لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ستارہ حضرت علی کے گھر گرا۔ اس پر وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے: آپ علی کی محبت میں گمراہ ہو گئے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى۔ (نجم:۱)

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: قِوَامُ الدِّيْنِ أَرْبَعَةٌ: عَالِمٌ مُسْتَعْمِلٌ لِعِلْمِهٖ وَجَاهِلٌ لَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَتَعَلَّمَ وَجَوَادٌ لَايَمُنُّ بِمَعْرُوْفِهٖ وَفَقِيْرٌ لَا يَبِيْعُ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَاهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: چار چیزیں دین کا ستون ہیں: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے، وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے انکار نہیں کرتا، وہ سخی جو احسان کر کے احسان نہیں جتلاتا اور وہ فقیر جو دنیا کی خاطر آخرت کا سودا نہیں کرتا۔

59. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَاتَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ

وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا اور علی کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: اَلْبُخْلُ زِمَامٌ يُقَادُ بِهٖ عَلٰى كُلِّ سُوْءٍ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: بخل ایک ایسی لگام ہے جس کے ذریعے انسان کو ہر برائی کی طرف لے جایا جا سکتا ہے۔

60. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔ رعد: 43) آپ نے فرمایا۔ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: اَلْكَلَامُ فِيْ وِثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ فَاِذَا تَكَلَّمْتَ بِهٖ صِرْتَ فِيْ وِثَاقِهٖ فَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ ذَهَبَكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جب تک تم بات نہیں کرتے بات تمہارے اختیار میں ہوتی ہے اور جب تم بات کہہ دیتے تو تم اس کے اختیار میں آ جاتے ہو۔ پس تم اپنی زبان اس طرح بچا کر رکھو جس طرح اپنا سونا بچا کر رکھتے ہو۔

61. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ

دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آل محمد سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے افضل ہے اور جو اس محبت کی حالت میں مرگیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: زُهْدُكَ فِيْ رَاغِبٍ فِيْكَ نُقْصَانُ حَظِّكَ وَرَغْبَتُكَ فِيْمَنْ زَهَدَ فِيْكَ ذُلُّ نَفْسِكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو تمہاری طرف رغبت رکھتا ہے اس سے منہ موڑنا اپنا نقصان ہے اور جو تم سے منہ موڑ چکا ہو اس کی طرف رغبت رکھنا اپنے آپ کو ذلیل کرنے والی بات ہے۔

65. عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْآخِرَةُ عَلَى الدُّنْيَا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ہم اہل بیت کے لئے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: اِنَّ الَّذِيْ فِيْ يَدَيْكَ مِنَ الدُّنْيَا قَدْ كَانَ لَهٗ اَهْلٌ قَبْلَكَ وَهُوَ صَائِرٌ اِلٰى اَهْلِ بَعْدَكَ وَاِنَّمَا اَنْتَ جَامِعٌ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: رَجُلٌ عَمِلَ فِيْمَا جَمَعْتَهٗ بِطَاعَةِ اللّٰهِ فَيَسْعَدُ فِيْمَا شَقِيْتَ بِهٖ اَوْ رَجُلٌ عَمِلَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَشَقٰى بِمَا جَمَعْتَ لَهٗ وَلَيْسَ اَحَدُ هٰذَيْنِ اَهْلًا اَنْ تُوْثِرَهٗ عَلٰى نَفْسِكَ وَلَا اَنْ تَحْمِلَ لَهٗ عَلٰى ظَهْرِكَ فَارْجُ لِمَنْ مَضٰى رَحْمَةَ اللّٰهِ وَلِمَنْ بَقِيَ رِزْقَ اللّٰهِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہارے پاس جو مال و دولت دنیا

ہے تم سے پہلے کسی اور ہاتھ میں تھی اور تمہارے بعد کسی اور کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ تم یہ مال و دولت دو میں سے کسی ایک کے لئے جمع کر رہے ہو: ایک وہ تمہارے جمع کردہ مال و دولت کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے گا اس طرح وہ اس مال سے سعادتمند ہو جائے جب کہ تم بد بخت و شقی ہو جاؤ گے۔ یا وہ اس مال کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرے گا اور بد بخت ہو جائے گا۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ تم اسے اپنے اوپر ترجیح دو اور اس کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھاؤ۔ جو چلے گئے ان کے لئے اللہ سے رحمت کی اور جو باقی رہ گئے ان کے لئے اللہ سے رزق کی دعا مانگو۔

66. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ بَابِ حِطَّۃٍ، مَنْ دَخَلَہٗ غُفِرَ لَہٗ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال باب حطہ کی مانند ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَلدَّھْرُ یَوْمَانِ یَوْمٌ لَّکَ وَیَوْمٌ عَلَیْکَ فَمَا کَانَ مِنْھَا لَکَ اَتَاکَ عَلٰی ضُعْفِکَ وَمَا کَانَ مِنْھَا عَلَیْکَ لَنْ تَدْفَعَہٗ لِقُوَّتِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: زمانہ دو دن ہے، ایک تمہارے حق اور ایک تمہارے خلاف۔ جو تمہارے حق میں ہے وہ تمہارے کمزور ہونے کے باوجود آ کر رہے گا اور جو تمہارے خلاف ہے تم اپنی قوت کے ذریعے اسے دور

نہیں کر سکتے۔

67. عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حَصِيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّايُدْخِلَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِي النَّارَ فَاَعْطَانِيهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ سے دعا کی کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے اور اللہ نے میری یہ دعا قبول کر لی۔

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: لَاتَكُنْ عَبْدَ غَيْرِكَ وَقَدْ جَعَلَكَ اللّٰهُ حُرًّا وَمَا خَيْرٌ يُوْجَدُ اِلَّا بِشَرٍّ وَلَا يُسْرٌ يُنَالُ اِلَّا بِعُسْرٍ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اپنے آپ کو کسی کا غلام نہ بناؤ جب کہ اللہ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے۔ کوئی نیکی سختی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور کوئی آسانی مشکل کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

68. عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيْ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، خَلِيْفَتَيْنِ، اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ: كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ وَهُمْ اَهْلُ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔ (اورده الثعلبي وذكره الامام احمد بن حنبل في مسنده بمعناه)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ

دیا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں، دو جانشین، چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے جو ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ دوسری اپنی عترت، جو کہ میرے اہل بیت ہیں۔ دونوں ہرگز دوسرے سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آجائیں گے۔

(اس حدیث کو ثعلبی نے نقل کیا ہے اور اس کے ہم معنی حدیث امام احمد حنبل نے مسند احمد میں نقل کی ہے)

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ: تَلَافِیْكَ مَافَرَّطَ مِنْ صَمْتِكَ اَیْسَرُ مِنْ اِدْرَاكِكَ مَافَاتَ مِنْ مَنْطِقِكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْیَسِیْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ اَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِنَ الْکَثِیْرِ مِنْ خَلْقِهٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو بات کہنے میں تم نے کمی چھوڑی ہے اس کی تلافی اس بات کو پالینے سے آسان ہے جو تم کہہ چکے ہو۔ جان لو کہ اللہ کی طرف سے ملنے والی کم چیز لوگوں کی دی ہوئی زیادہ چیز سے بڑھ کر محترم اور بڑی ہے۔

69. عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَالْوِلَایَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ۔

(اوردوأبو اسحاق فی کتابه)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آل محمد کی معرفت جہنم سے نجات، آل محمد کی محبت صراط سے عبور کا ذریعہ اور

آلِ محمد کی ولایت عذاب سے امان ہے۔

(اس حدیث کو ابو اسحاق نے بھی اپنی کتاب میں بیان کیا ہے)

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِنْ کُنْتَ جَازِعًا عَلٰی مَاتَفَلَّتَ مِنْ یَدَیْکَ فَاجْزَعْ عَلٰی کُلِّ مَالَمْ یَصِلْ اِلَیْکَ وَاسْتَدِلَّ عَلٰی مَالَمْ یَکُنْ بِمَا قَدْ کَانَ فَاِنَّ الْاُمُوْرَ اَشْبَاہٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اگر تم نے کھو جانے والی چیز پر چیخ و پکار کرنی ہے تو ہر اس چیز پر چیخ و پکار کرو جو تمہارے ہاتھ نہیں آئی۔ جو کچھ ابھی نہیں آیا ہے اسے اس کی روشنی میں سمجھ لو جو آچکا ہے اس لئے کہ معاملات ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں۔

70. عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ مِدَادٌ وَالْجِنُّ حِسَابٌ وَالْاِنْسُ کُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سارے باغات قلم بن جائیں' سارے دریا روشنائی بن جائیں' جنات حساب کرنے والے اور انسان لکھنے والے بن جائیں' تو وہ علی ابن ابی طالب کے فضائل کا احاطہ نہیں کرسکیں گے۔

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: لَاتَکُنْ مِمَّنْ یَّرْجُو الْاٰخِرَۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ وَیَطْمَعُ فِی التَّوْبَۃِ بِطُوْلِ الْاَمَلِ، یَقُوْلُ فِی الدُّنْیَا قَوْلَ الزَّاھِدِیْنَ وَیَعْمَلُ فِیْھَا عَمَلَ الرَّاغِبِیْنَ، اِنْ اُعْطِیَ مِنْھَا لَمْ یَشْبَعْ وَاِنْ

مُنِعَ مِنهَا لَمْ يَقْنَعْ، يَعجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا أُوتِيَ وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيمَا بَقِيَ، يَنْهَى وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي، يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَا يَعْمَلُ عَمَلَهُمْ، يَبْغِضُ الْمُذْنِبِينَ وَهُوَ أَحَدُهُمْ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِ وَيُقِيمُ عَلَى مَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ مِنْ أَجْلِهِ، إِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِمًا وَإِنْ صَحَّ أَمِنَ لَاهِيًا، يُعْجَبُ بِنَفْسِهِ إِذَا عُوفِيَ وَيَقْنَطُ إِذَا ابْتُلِيَ، تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا يَظُنُّ وَلَا يَغْلِبُهَا عَلَى مَا يَسْتَقِرُّ، يَخَافُ عَلَى غَيْرِهِ بِأَدْنَى مِنْ ذَنْبِهِ وَيَرْجُو لِنَفْسِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ عَمَلِهِ، اَنْ أَصَابَهُ بَلَاءٌ دَعَى مُضْطَرًّا وَإِنْ نَالَهُ رَخَاءٌ أَعْرَضَ مُغْتَرًّا إِنِ اسْتَغْنَى بَطِرَ وَفُتِنَ، وَإِنِ افْتَقَرَ قَنَطَ وَوَهِنَ، يُقَصِّرُ إِذَا عَمِلَ وَيُبَالِغُ إِذَا سَأَلَ، يَصِفُ الْعِبْرَةَ وَلَا يَعْتَبِرُ، وَيُبَالِغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَلَا يَتَّعِظُ، فَهُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ وَبِالْعَمَلِ مُقِلٌّ، يُنَافِسُ فِيمَا يَفْنَى، يَرَى الْغُنْمَ مَغْرَمًا وَالْغُرْمَ مَغْنَمًا، يَخْشَى الْمَوْتَ وَلَا يُبَادِرُ الْفَوْتَ، يَسْتَعْظِمُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهِ مَا يَسْتَقِلُّ أَكْثَرَ مِنْهُ مِنْ نَفْسِهِ وَيَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهِ مَا يَحْقِرُهُ مِنْ غَيْرِهِ، عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ وَلِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ، اللَّغْوُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ، يُرْشِدُ غَيْرَهُ وَيُغْوِي نَفْسَهُ، يَحْكُمُ عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ وَلَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ يَسْتَوْفِي وَلَا يُوفِي، يَخْشَى الْخَلْقَ فِي رَبِّهِ وَلَا يَخْشَى رَبَّهُ فِي أَذَى خَلْقِهِ

وَمِنْ كِتَابِهِ لِشُرَيْحٍ الْقَاضِي لَمَّا ابْتَاعَ دَارَهُ بِكُوفَةَ هٰذَا مَا اشْتَرَى عَبْدٌ ذَلِيلٌ مِنْ مَيِّتٍ قَدْ أُزْعِجَ لِلرَّحِيلِ دَارًا مِنَ الْغُرُورِ مِنْ جَانِبِ الْفَانِينَ وَخِطَّةِ الْهَالِكِينَ وَتَجْمَعُ هٰذِهِ الدَّارَ حُدُودًا أَرْبَعَةً: الْحَدُّ الْأَوَّلُ يَنْتَهِي

اِلٰی دَوَاعِی الْاٰفَاتِ وَالثَّانِی اِلٰی دَوَاهِی الْمُصِیبَاتِ وَالثَّالِثُ اِلٰی الْهَوَای الْمُرْدِیْ ، اَلرَّابِعُ اِلٰی الشَّیْطَانِ الْمُغْوِیْ ، وَیَشْرَعُ بَابُهٗ اِلٰی کَوَاذِبِ الْاٰمَالِ ، اِشْتَرٰی الْمَغْرُوْرُ مِنَ الْمُزْعَجِ بِالْخُرُوْجِ مِنْ عِزِّ الْقَنَاعَةِ وَالدُّخُوْلِ فِیْ ذُلِّ الطَّلَبِ ، شَهِدَ بِذَالِكَ الْعِلْمُ وَ الْعَقْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَسْرِ الْهَوٰی وَسَلِمَ مِنْ عَلَائِقِ الدُّنْیَا۔

حضرت علی کرم وجہہ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہ بنو جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں اور لمبی آرزوؤں کے ذریعے توبہ کی طمع کرتے ہیں' دنیا کے بارے میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں مگر ان کا عمل دنیا کے طلب گاروں جیسا ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں سے کچھ مل جائے تو سیر نہیں ہوتے اور اگر اس میں سے کچھ نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے' جو نعمتیں انہیں دی گئی ہیں ان پر شکر ادا نہیں کرتے اور مزید نعمتوں کے طلب گار ہوتے ہیں۔ دوسروں کو بُرائی سے روکتے ہیں مگر خود باز نہیں آتے' دوسروں کو ایسے کاموں کی نصیحت کرتے ہیں جنہیں خود انجام نہیں دیتے' صالحین سے محبت کا دم بھرتے ہیں مگر ان کے اعمال جیسے اعمال نہیں کرتے' گناہ گاروں سے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں مگر خود انہی میں سے ہوتے ہیں' بیمار پڑ جاتے ہیں تو گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہیں اور صحت مند ہوں تو اطمینان کے ساتھ غافل ہوجاتے ہیں' عافیت میں خود پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں اور آزمائش پڑتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں' جن چیزوں (دنیاوی فوائد) کا گمان کرتے ہیں ان میں ان کا نفس ان پر غالب آجاتا ہے لیکن یقینی چیزوں (موت اور آخرت) کے معاملے میں اپنے نفس پر غالب نہیں آتے' اپنے سے کمتر درجہ کے گناہ گاروں کے بارے میں فکر مند ہونے لگتے ہیں

اور اپنے لئے اپنے عمل سے زیادہ اجر کی توقع کرتے ہیں' کوئی مصیبت آن پڑے تو بے بسی کے ساتھ دعائیں مانگتے ہیں اور خوشحالی نصیب ہو تو فریب خوردہ ہو کر منہ موڑ لیتے ہیں' مالدار ہوں تو اترانے لگتے ہیں اور فتنے میں پڑ جاتے ہیں اور نادار ہو جائیں تو مایوس ہو کر رہ جاتے ہیں' عمل میں کوتاہی کرتے ہیں مگر مانگتے زیادہ ہیں' عبرت کو بیان کرتے ہیں مگر عبرت لیتے نہیں' نصیحت کرنے میں مبالغہ کرتے ہیں مگر خود نصیحت حاصل نہیں کرتے' باتوں سے رہنمائی کرتے ہیں مگر عمل میں کم ہوتے ہیں' فنا ہو جانے والی چیزوں کو حاصل کرنے کی تگ و دو کرتے ہیں مگر باقی رہ جانے والی چیزوں کے بارے میں سستی کرتے ہیں' فائدے کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھتے ہیں' موت سے ڈرتے ہیں' دوسروں کے گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں مگر خود وہی گناہ ان سے زیادہ کر کے بھی اسے کم سمجھتے ہیں' اپنی نیکی کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں جبکہ وہی دوسروں میں ہو تو اسے حقیر سمجھتے ہیں' لوگوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں مگر اپنے معاملے میں جواز تلاش کرتے ہیں' دولت مندوں کی محفل میں لغو کاموں میں مشغول رہنے کو فقراء کی محفل میں اللہ کے ذکر سے زیادہ پسند کرتے ہیں' دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں مگر خود گمراہ رہتے ہیں' اپنے حق میں دوسروں کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں لیکن دوسروں کے حق میں اپنے خلاف فیصلہ نہیں دیتے' اپنا حق پورا وصول کرتے ہیں مگر دوسروں کا حق پوری طرح ادا نہیں کرتے' اپنے رب کے معاملے میں لوگوں سے ڈرتے ہیں لیکن لوگوں کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے۔

جب قاضی شریح نے ایک مکان خریدا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اسے ایک خط تحریر فرمایا جس کا ایک حصہ یہ ہے:

یہ مکان ایک بندۂ ذلیل نے اس مرنے والے سے خریدا ہے جسے کوچ کیلئے مجبور کر دیا گیا ہے' ایسا گھر جو دھوکے کا گھر ہے اور فنا ہونے والوں کی بستی اور ہلاک ہونے والوں کے علاقے میں واقع ہے۔ اس گھر کا حدود اربعہ یہ ہے: اس کی پہلی حد آفات کے اسباب سے ملتی ہے' دوسری حد فریب دینے والی مصیبتوں سے ملتی ہے' تیسری حد ہلاک کرنے والے خواہشات سے ملتی ہے اور چوتھی حد گمراہ کرنے والے شیطان سے ملتی ہے۔ اس کا دروازہ جھوٹی آرزوؤں کی راہ کی طرف کھلتا ہے۔ اس فریب خوردہ شخص نے یہ گھر اس شخص سے خریدا ہے جسے نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا ہو اور یہ گھر خرید کر وہ قناعت کی عزت سے نکل کر طلب کی ذلت میں داخل ہو گیا۔ اس سودے کے گواہ علم اور عقل ہیں جب وہ خواہشات کی قید سے آزاد اور دنیوی آلائشات سے محفوظ اور سالم ہو۔ والحمدللہ رب العالمین

(آج مورخہ یکم شوال ۱۴۳۱ھ یوم عید الفطر یہ ترجمہ تکمیل کو پہنچا)

الفقیر الی رحمت رب العالمین

سید وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی قادری

مصادورات

1. تاریخ بغداد 410:4، صواعق محرقہ 120، ابن عساکر 117۔
2. مسند الفردوس 152:1 حدیث 552
3. الریاض النضرۃ 123:3، ذخائر العقبیٰ 71، کنز العمال، حدیث: 23956
4. مسند احمد 333:5، صحیح بخاری 70:7 حدیث: 476 صحیح مسلم 4 حدیث: 1872، سنن سعید بن منصور 62:3، حدیث:120۔ یہ حدیث، حدیثِ خیبر کے نام سے مشہور ہے اور یہ متواتر حدیث ہے۔ امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک 38:3 میں کہا ہے: هَذَا حَدِيثٌ دَخَلَ فِيْ حَدِّ التَّوَاتُرِ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو حدیثِ متواتر کہا ہے۔ ملاحظہ ہو: ازالۃ الخفاء، مقصدِ دوم، صفحہ 269 مطبوعہ بریلی۔ یہ حدیث بہت سے جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے۔ سنن ابن ماجہ صفحہ 12 مطبوعہ دہلی وغیرہ میں ''لیس بفرار'' کے الفاظ بھی موجود ہیں۔
5. مسند الفردوس 113:4، حدیث 6350، سنن ابن ماجہ صفحہ 50، مستدرک حاکم: 75:4۔ علامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کے سوا اس حدیث کی اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔ (مصباح الزجاجہ: 72:1) اس حدیث کا شاہد سنن ترمذی 652:5۔ مسند احمد 165:4,208:1 پر عبد المطلب بن

ربیعہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے۔

6. مسند الفردوس 319:5 ، جمع الجوامع 1 حدیث 968، المعجم الاوسط لطبرانی 89:3 حدیث 2178۔

7. مسند الفردوس 433:5، حدیث 8654، مستدرک حاکم 129:3۔

8. مسند الفردوس 336:3 ، حدیث 5009، فتح الباری 150:8۔

9. مصنف ابن ابی شیبہ 502:7، مسند احمد 484:3، معجم ابن قانع 201:2

10. صحیح مسلم جلد 2 باب مناقب علی، صفحہ 278۔ سنن ترمذی صفحہ 98 حدیث 3733 اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے۔ آیت مباہلہ کے ذیل میں تمام مفسرین نے پنج تن پاک کا ذکر کیا ہے۔

11. مسند احمد 369:4، مستدرک حاکم 135:5، القول المسدد لابن حجر 17، سنن ترمذی حدیث 3732، السنن الکبریٰ امام نسائی 118:5، وفاء الوفا لسمہودی 339۔

12. الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ الریاض النضرۃ 96:3۔

13. مسند احمد 356:5، سنن ترمذی 365:5

14. مسند الفردوس 2 : 421 حدیث 3866، جمع الجوامع حدیث 11083، فیض القدیر شرح جامع الصغیر حدیث 5149۔

15. مسند الفردوس 46:1، حدیث 115۔

16. مسند الفردوس 305:5، حدیث 8265۔

17. مسند الفردوس 61:3، حدیث 4171، مسند احمد، صفحہ 165، سنن ترمذی حدیث 3719، سنن ابن ماجہ صفحہ 18، حدیث 119، المعجم الکبیر طبرانی 19:4-20، علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کے

بارے میں کہا ہے کہ صحیح مسلم کی شرائط کے مطابق اس کی اسناد صحیح اور راوی ثقہ ہیں۔ (ظلال الجنہ فی تخریج السنہ لابن عاصم، ص550)

18. مناقب علی لابن المغازلی، صفحہ 270، الریاض النضرۃ 3:112، ذخائر العقبیٰ، صفحہ 66، مسند الفردوس 2:257، حدیث 3195، کنزالعمال حدیث 36435۔

19. مسند الفردوس 1:172 حدیث 643، کنزالعمال حدیث 32892، جمع الجوامع حدیث 4772، المعجم الکبیر طبرانی 3:43، حدیث 2630، الاستجلاب للامام سخاوی صفحہ 130، ذخائر العقبیٰ صفحہ 67۔

20. السنن الکبریٰ نسائی 5:113 حدیث 8409، کتاب السنہ لابن عاصم، صفحہ 589 حدیث 1351، مسند البزاز 3:185، مسند احمد 1:330، حافظ نورالدین نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے: رجال البزاز رجال صحیح غیر ابی بلیج الکبیر وھو ثقہ مجمع الزوائد 9:109۔

21. مناقب علی لابن المغازلی، صفحہ 270، مستدرک حاکم 3:129۔ یہ حدیث، حدیث کی متعدد کتب میں موجود ہے مثلاً سنن ترمذی 2:352، معجم طبرانی الکبیر 12:189، یہ حدیث خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

22. مسند الفردوس 2:132 حدیث 2674۔

23. مسند الفردوس 3:154، الدرالمنثور 6:18، زادالمسیر 8:126۔

24. مسند الفردوس 2:403 حدیث 3793۔

25. مسند الفردوس 1:370 حدیث 1491، کنزالعمال حدیث

32977۔جمع الجوامع سیوطی حدیث 3594۔

26. مسند الفردوس 41:1 حدیث 93، مستدرک حاکم 136:3۔

27. مسند الفردوس 134:4 حدیث 6417۔

28. مسند الفردوس 65:3 حدیث 4181۔

29. مسند الفردوس 294:4 حدیث 6865، تاریخ بغداد 51:2، حلیۃ الاولیاء ابونعیم 183:2، مجمع الزوائد 119:9۔

30. مسند الفردوس 40:4 حدیث 6124، کنز العمال حدیث 33687۔

31. مسند الفردوس 63:3 حدیث 4178، فیض القدیر حدیث 5599۔

32. مسند الفردوس 142:2 حدیث 2722۔

33. مسند الفردوس 319:5 حدیث 8310۔

34. مسند الفردوس 44:1 حدیث 107۔

35. مسند الفردوس 303:4 حدیث 6888۔

36. مسند الفردوس 344:1 حدیث 1374۔

37. مسند الفردوس 62:3 حدیث 4174، فیض القدیر 5596۔

38. مسند الفردوس 64:3 حدیث 4179، کنز العمال حدیث 3291، فیض القدیر حدیث 5592، الصواعق المحرقہ صفحہ 125، جمع الجوامع جلد 6، صفحہ 198، حدیث 14316۔

39. مسند الفردوس 373:3 حدیث 5135۔

40. مسند الفردوس 373:3 حدیث 5130۔

41. مسند الفردوس 230:3 حدیث 4678، المعجم الصغیر 149، الصواعق المحرقہ 126، المعجم الاوسط طبرانی 455:5 حدیث 4877۔

42. مسند الفردوس 2:358 حدیث 3599۔

43. مسند الفردوس 2:244 حدیث 3151، کنز العمال حدیث 33894

44. مسند الفردوس 3:227 حدیث 4666

45. مسند الفردوس 1:329 حدیث 1751

46. الکشف والبیان ثعلبی 8:338، تاریخ دمشق ابن عساکر، 42:241 حدیث 8754، معرفت علوم الحدیث امام حاکم صفحہ 96 نوع نمبر 25 میں یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

47. مستدرک حاکم، 3:130

48. الصواعق المحرقہ صفحہ 149، منصب امامت، شاہ اسماعیل دہلوی صفحہ 78 مطبوعہ لاہور، جواہر العقدین سمہودی صفحہ 366,252۔

49. مناقب مغازلی صفحہ 58، تفسیر الدر المنثور 1:61,60 اور مسند الفردوس 3:151 حدیث 4409

50. الکشف والبیان امام ثعلبی 4:92 مطبوعہ بیروت۔ یہی بات حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر فتح القدیر شوکانی 1:592، تفسیر الدر المنثور 2:298، جبکہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری 12:576 میں حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی موجود ہے۔

51. مسند الفردوس، الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث تاریخ بغداد 2:88 مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت پر بھی موجود ہے۔

52. مناقب ابن مغازلی، صفحہ 229، تاریخ ابن عساکر 42:375

53. مسند الفردوس 2:142 حدیث 2725

54. الکشف والبیان امام ثعلبی 220:7

55. مستدرک حاکم 142:3، مشکوٰۃ صفحہ 567، ازالۃ الخفا مقصد 2 صفحہ 275

56. مسند الفردوس 346:1 حدیث 1385، ذخائر العقبیٰ صفحہ 72، اتحاف السائل (المناوی) صفحہ 24، شرح فقہ اکبر (ملا علی قاری) صفحہ 130

57. مسند الفردوس 128:4 حدیث 6398، مجمع الزوائد 216:8

58. مسند الفردوس 142:2 حدیث 2721

59. مسند الفردوس 54:1 حدیث 145، سنن ابن ماجہ حدیث 4082، شرح السنہ 248:14

60. مسند الفردوس، المعجم الاوسط (الطبرانی) صفحہ 89، کفایۃ الطالب، صفحہ 378

61. مسند الفردوس 310:1 حدیث 3403، کنز العمال 34149

62. مسند احمد 338:3 حدیث 10720، سنن ترمذی 622:5 3788، صحیح مسلم، باب فضائل علی کرم اللہ وجہہ حدیث 1874

63. الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ 37:2



عبادت

کیوں ضروری ہے

قرآن و احادیث کی روشنی میں منفرد علمی، معاشرتی، اصلاحی مضامین

تصنیف

سیّد انعام علی رضا ابن امام آلشفتر





مطبوعات لوح و قلم ۰ لاہور

تقسیم کار:- "المعارف" ۰ گنج بخش روڈ ۰ لاہور